فردوسِ نسواں

عورتوں کے ضروری مسائل



مفتی بدر عالم مصباحی

دارُ الفیض گنج بخش لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز، حج، روزہ، زکوٰۃ اور دیگر اہم موضوعات پر

عورتوں کے ضروری مسائل

فردوسِ نسواں

مفتی بدر عالم مصباحی

دار الفیض گنج بخش

55- حکیم محمد موسیٰ امرتسری روڈ (ریلوے روڈ گوالمنڈی)، حضرت لاہور

سلسلہ اشاعت نمبر ۵۲

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کتاب۔۔۔۔۔ فردوس نسواں

مصنف۔۔۔۔۔۔مولانا بدر عالم مصباحی

ناظم اشاعت۔۔۔۔۔میاں محمد ریاض ہمایوں سعیدی

اہتمام۔۔۔۔۔۔۔حکیم محمد سلیم مرتضائی

تعداد۔۔۔۔۔۔۔گیارہ سو

سن اشاعت۔۔۔۔۔۔۔ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ نومبر ۲۰۱۱ء

ہدیہ۔۔۔۔ایصال ثواب امت رسول اللہ ﷺ

ملنے کے پتے

دار الفیض گنج بخش

☆55۔ حکیم محمد موسیٰ روڈ (ریلوے روڈ) حضرت لاہور

فون: 042.37671389

☆حکیم محمد سلیم مرتضائی، مرتضائی دواخانہ، بالمقابل جامع مسجد اسلامیہ کالج سرگودھا روڈ۔ فیصل آباد

☆فیض گنج بخش بک سنٹر۔ دربار مارکیٹ۔ داتا دربار، لاہور

بیاد

حضرت شیخ سید علی بن عثمان ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ العزیز جنہوں نے برصغیر ہند میں ۱۰۴۱ تا ۱۰۷۱ عیسوی میں اسلامی تعلیمات کو پھیلایا۔ ان کا در فیض آج بھی کھلا ہوا ہے۔ نیاز مندان داتا گنج بخش اپنے دامن میں گوہر مراد بھر کر لے جاتے ہیں اور اپنی زبان قال و حال سے یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

بفیضان نظر

لاہور کے ''مستور الحال'' درویش حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے عشق رسول ﷺ کا علم تھامے رکھا، محبت رسول کی شمع کو روشن رکھا، فکر رضا کو ایک عالمی تحریک بنایا، کتاب کی خوشبو کو پھیلا کر علم و عرفان کو عوام و خواص تک پہنچایا۔ فیض موسوی آج بھی جاری ہے۔ تلاش و جستجو کے متوالے ان کے مخزن علم سے برابر مستفید ہو رہے ہیں:

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اظہار تشکر

کتاب ہذا حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارہویں سالانہ عرس مبارک ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء کے موقع پر تقسیم کی جارہی ہے۔ جناب محمد خبیب اوران کی اہلیہ امسال حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ اندوز ہورہے ہیں۔ اظہار تشکر کے لیے اس کتاب کی اشاعت کے جملہ اخراجات انہوں نے ادا کیے ہیں۔ جزاہم اللہ فی الدارین خیرا

میاں زبیر احمد قادری ضیائی

فہرست

عورت کی نماز

نماز جس طرح مردوں پر فرض ہے اسی طرح عورتوں پر بھی فرض ہے۔ فرائض اسلام کا معتد بہ علم تمام مسلمانوں کے لئے لازم اور ضروری ہے خواہ وہ مرد ہوں یا عورت حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''علم دین کا سیکھنا تمام مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے'' (سنن ابن ماجہ)

اس علم سے مراد وہ علم دین ہے جس کو سیکھنے کے بعد بندہ مومن اپنے فرائض کماحقہٗ ادا کر سکے۔

ہمارے ہندوستان میں مردوں کی دینی تعلیم کا اچھا خاصا انتظام ہے۔ مدارس اسلامیہ اور دارالعلوم سے مردوں کی ایک اچھی تعداد دین کے ضروری مسائل سیکھ رہی ہے اور لوگوں کو سکھا رہی ہے۔ لیکن عورتوں کے لئے اس کا انتظام نہیں جبکہ دونوں صنفوں کے لئے یکساں علم ضروری ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ عورتوں کی اکثر تعداد نماز تو نماز طہارت کے بھی مسائل سے ناواقف ہے۔ اس کتاب میں خاص طور سے انہیں مسائل نماز کا ذکر ہوگا جن کا تعلق عورتوں سے ہوگا۔

طہارت کا بیان

ایمان لانے کے بعد سب سے اہم فریضہ نماز ہے نماز وہ عبادت ہے جو کسی حال میں معاف نہیں۔ نماز کے لئے سب سے پہلے طہارت کی ضرورت ہے بے طہارت نماز ادا ہی نہ ہوگی اس لیے طہارت پر خاص دھیان دینا ضروری ہے۔ نماز کے لئے دو طرح کی طہارت ہوتی ہے ایک طہارت کبریٰ جو حدث اکبر کی بنیاد پر واجب ہوتی ہے اسی کو غسل بھی کہتے ہیں۔ دوم طہارت صغریٰ جو حدث اصغر کی بنیاد پر واجب ہوتی ہے اسی کو وضو کہتے ہیں۔

مسئلہ:۔ جس نے طہارت کبریٰ یعنی غسل کر لیا اسے اب وضو کی حاجت نہیں غسل ہی سے نماز پڑھ سکتی ہے۔ اس لیے کہ غسل وضو کے جملہ فرائض پر مشتمل ہوتا ہے۔

غسل کے تین ارکان ہیں۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی کمی ہوئی تو غسل نہ ہوگا پہلا رکن یہ ہے کہ کلی کرے یعنی ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے دوسرا رکن ناک میں پانی ڈالنا یعنی ناک کے دونوں نتھنوں کے نرم حصے تک پانی پہنچانا کہ اندر کا تمام حصہ دھل جائے۔ تیسرا رکن تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر ہر پرزے ہر ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا۔

نوٹ ۔ انہیں تینوں ارکان کو فرائض غسل بھی کہا جاتا ہے۔

غسل کی سنتیں:

(۱) غسل کی نیت[۱] (۲) پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے (۳) استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو (۴) بدن یا کپڑے پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو اس کو دور کرے[۲] (۵) نماز جیسا وضو کرے (۶) بدن پر پانی تیل کی طرح چپڑ لے (۷) تین بار داہنے مونڈھے پر پانی بہائے (۸) تین بار بائیں مونڈھے پر پانی بہائے (۹) تین بار سر پر بھی پانی بہائے اس طرح کہ پورے جسم پر بہتا ہوا پانی گرے (۱۰) غسل کرتے وقت قبلہ رخ نہ رہے (۱۱) ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے (۱۲) نہاتے وقت کوئی کلام نہ کرے اور نہ کوئی دعا پڑھے۔

مسئلہ:۔ نہانے کے بعد بال اور پورا جسم کسی صاف کپڑے سے پوچھ ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

(۱) غسل میں نیت اس طرح کرے کہ میں نے ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کی نیت کی۔

(نوٹ) نیت نہ کرے جب بھی غسل ہو جائے گا (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۸) (۲) وہ نجاست جسکی بنیاد پر غسل واجب ہوا ہے اگر کسی کپڑے میں لگ گئی تو اس کپڑے کو پاک کرنے کے لیے پورا کپڑا دھونا ضروری نہیں، بس اتنی جگہ دھونا ضروری ہے جتنی جگہ میں نجاست لگی ہے لیکن اس طرح دھوئے کہ اس کا اثر بالکل ختم ہو جائے۔ ۱۲

مسئلہ:۔ عورتوں کو نہانے میں پردے کا خاص اہتمام ضروری ہے
مسئلہ:۔ عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ نہانے کے فوراً بعد کپڑا پہن لینا سنت ہے۔

عورتوں کے لئے غسل میں احتیاط کی جگہیں

جن پر خصوصی دھیان ضروری ہے

(۱) سر کے بال گندھے ہوں ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا

(۲) کانوں میں بالی کے سوراخ یوں ہی ناک میں بلاق یا بندی کے سوراخ پر پانی ڈالنا

سوراخوں میں زیور ہوں تو ان کو پھرا پھرا کر پانی ڈالے۔

(۴) کانوں اور گردن کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

(۵) ہاتھ میں انگوٹھی ہو تو انگوٹھی پھرا کر اسکی جگہ پانی پہنچائے۔

مسئلہ:۔ ستر کھلا ہو یعنی ننگے نہانا ہو تو منہ قبلہ رخ نہ کرنا چاہئے کہ بے ادبی ہے۔

(۶) ڈھلکی ہوئی پستان اٹھا کر دھونا۔

(۷) پستان اور پیٹ کے جوڑ کی تحریریں، یعنی جو حصہ دو موٹے چمڑوں کے درمیان چھپا ہے۔

(۸) ناف میں انگلی ڈال کر جبکہ اس کے بغیر پانی بہنے میں شک ہو۔

(۹) ران اور پیڑو کا جوڑ کھول کر دھوئیں۔

(۱۰) بغلیں ہاتھ اٹھا کر دھوئیں۔

(۱۱) کانوں کے ہر پرزے اور سوراخ کے منہ پر خاص دھیان ضروری ہے۔

(۱۲) بھنوؤں کے نیچے کی کھال کا خیال رکھیں کہ پانی وہاں بھی بہ جائے۔

(۱۳) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھا کر قاعدے سے پانی بہائیں۔

(۱۴) مصنوعی دانت کہ نکالنے سے نکلتا ہے تو اسے نکال کر اس کی جگہ دھونا فرض ہے۔

(۱۵) نتھ کے سوراخ اگر بند نہ ہوں تو غسل میں وہاں بھی پانی بہانا فرض ہے۔

(ملخص از فتاوی رضویہ)

غسل کب واجب ہوتا ہے

(۱) منی شہوت کے ساتھ مقام خاص سے نکل پڑے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ منی اس سفید لیس دار رطوبت کو کہتے ہیں جو مقام مخصوص سے شہوت کے بعد خارج ہوتی ہے۔

(۲) احتلام یعنی سونے میں منی کے خارج ہونے سے بھی غسل واجب ہوتا ہے خواہ شہوت ہو یا نہ ہو۔

(۳) مقام مخصوص میں مرد کے عضو مخصوص کے حشفہ یعنی سر کے دخول ہی سے غسل واجب ہو جاتا خواہ منی کسی کی خارج ہو یا نہ ہو غسل محض دخول ہی سے واجب ہے۔

(۴) حیض ونفاس سے فراغت کے بعد فوراً غسل واجب ہو جاتا ہے کہ بغیر غسل کے نماز کی ادائیگی یا قرآن چھونے کا کام نہیں کر سکتی اور نہ ہی قرآن کی کوئی آیت پڑھ سکتی ہے۔

☆ احتلام یاد ہے لیکن اس کا اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل واجب نہیں۔

حیض ونفاس کا بیان

(ماہواری اور بچہ کی پیدائش کے بعد والے خون کے مسائل)

حیض:۔ اس خون کو کہتے ہیں جو بالغہ عورت کے اگلے مقام سے عادت کے طور پر بغیر کسی بیماری اور بغیر کسی ولادت کے نکلتا ہے۔

☆ حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین رات ہے۔ یعنی پورے بہتر گھنٹے ایک منٹ بھی کم رہا تو وہ حیض نہیں ہوگا۔

☆ حیض زیادہ سے زیادہ دس دن تک رہے گا اس سے زیادہ ہو تو وہ بھی حیض نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ دس دن رات سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ پہلا موقعہ ہے یعنی پہلی بار

حیض آیا ہے تو دس دن تک مکمل حیض کا مانا جائے گا بقیہ بیماری کا خون ہوگا۔ جس کو استحاضہ کہا جاتا ہے۔

نفاس :۔ اس خون کو کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کے آگے کے مقام سے نکلے۔ نفاس کا خون زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک آئے گا۔ کم کی کوئی حد نہیں۔

نفاس کا شمار اس وقت سے ہوگا جب بچہ آدھے سے زیادہ نکل آیا ہو۔ یعنی آدھے سے زیادہ بچہ کے نکلنے کے بعد جو بھی خون نکلے گا نفاس مانا جائے گا۔

حیض و نفاس کے احکام

☆ حیض و نفاس کے ایام میں نہ نماز پڑھی جائے گی اور نہ ہی قرآن پڑھا جائے گا بلکہ قرآن کو چھونا بھی جائز نہ ہوگا۔

☆ قرآن مجید کی آیت اگر کسی کاغذ یا کسی بھی چیز پر لکھی ہے تو اس چیز اور کاغذ کو بھی چھونا حرام ہوگا۔

☆ ایام حیض و نفاس میں روزہ بھی نہیں رکھا جائے گا نہ فرض روزہ نہ نفل روزہ اور نہ ہی منت کا روزہ۔

☆ ایام حیض و نفاس میں نماز پنجگانہ بالکلیہ معاف ہیں کہ بعد میں ان کی قضا بھی نہیں کرنی ہے اور روزہ رمضان بالکلیہ معاف نہیں بلکہ بعد میں ان روزوں کی قضا لازم ہوگی۔

☆ ایام حیض و نفاس میں شوہر سے صحبت جائز نہیں حرام و گناہ ہے اس لیے بہتر ہے کہ ان ایام میں دونوں اکٹھا نہ سوئیں۔

حیض و نفاس کی چند صورتیں

حیض و نفاس سے متعلق اکثر عورتوں کی عادت بن جاتی ہے مثلاً حیض کی زیادہ

سے زیادہ مدت دس دن دس رات ہے تو کچھ عورتوں کو چار ہی دن میں ختم ہو جاتا ہے۔ بعض کو پانچ بعض کو چھ یا سات دن میں ہی ختم ہو جاتا ہے لیکن ہمیشہ تین دن سے زیادہ ہی ہوگا۔ اس لئے کہ اس سے کم ہوگا تو وہ حیض ہی نہ ہوگا بلکہ وہ تو بیماری کا خون ہوگا۔

مسئلہ:۔ ایک عورت کو پہلے بھی حیض آچکے ہیں اور اسکی عادت دس دن سے کم کی ہے مثلا پانچ دن کی عادت ہے۔ اب اگر اس کو بھی دس دن آگیا تو کل حیض کا خون مانا جائے گا۔ اور اگر گیارہ یا بارہ دن آگیا تو اب حیض پانچ ہی دن مانا جائے گا بقیہ چھ یا سات دن بیماری کے خون ہوں گے۔

مسئلہ:۔ بیماری کے خون والے ایام میں کوئی نماز معاف نہیں اور نہ ہی روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوگی۔ اور اس حالت میں مرد کے ساتھ صحبت جائز ہوگی۔

مسئلہ:۔ جس عورت کی عادت مقرر نہ ہو کبھی پانچ دن آگیا تو کبھی چھ کبھی سات دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے مانے جائیں گے بقیہ بیماری والے خون۔

نوٹ:۔ حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلسل لگاتار خون آتا رہے جبھی حیض ہوگا بلکہ ایک لحہ بھی اول آخر آگیا تب بھی حیض کہلائے گا۔ مثلا پہلی تاریخ کو دن نکلتے وقت خون آیا پھر تیسرے دن غروب یعنی سورج ڈوبنے سے ایک لحہ پہلے بھی تھوڑا خون آگیا تو اب یہ حیض ہونے کے لئے کافی ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔

فائدہ۔ حیض کے خون عموما چھ رنگ کے ہوتے ہیں ان رنگوں میں سے کسی بھی رنگ کا خون آئے تو اسے حیض ہی کا خون سمجھیں۔

(۱) سرخ (لال) (۲) سبز (ہرا) (۳) زرد (پیلا) (۴) گدلا (۵) مٹیلا (۶) سیاہ۔
سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں ہوتی۔

مسئلہ:۔ دس دن کے اندر خارج ہونے والی رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو اسے

حیض شمار کرنا چاہئے۔ ہاں اگر دس دن کے بعد بھی یہ پوزیشن ہو تو اب عادت والی عورتوں کے لئے جو دن عادت کے تھے اتنے دن حیض شمار ہوں گے اور عادت کے دن سے جو زائد ہوں گے وہ بیماری کے خون مانے جائیں گے۔

فائدہ:۔ نو برس کی عمر سے پہلے خون یعنی حیض نہیں آتا اگر کسی لڑکی کو نو برس کی عمر سے پہلے ہی خون آ گیا تو اسے بیماری کا خون ماننا ہوگا۔ اسی طرح پچپن سال کی عمر کے بعد بھی حیض آنا بند ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی عورت کو پچپن کی عمر کے بعد بھی خون آ گیا تو اب اسے یہ دیکھنا ہوگا کہ یہ آنے والا خون اسی رنگ کا ہے جو پچپن کی عمر سے پہلے آیا کرتا تھا تو اسے بھی حیض ہی ماننا ہوگا۔ یا رنگ تو پچھلا والا نہیں لیکن خالص خون کا رنگ یعنی سرخ ہے جب بھی حیض ہی ماننا ہوگا۔

ان دونوں رنگوں کے علاوہ کا رنگ ہے تو اب بیماری کا خون ماننا ہوگا۔

سوال:۔ جس عورت کو بالغہ ہوتے ہی یعنی بالکل پہلی بار خون آیا اور مہینوں یا برسوں جاری رہا کبھی بھی پندرہ دن کے لیے بھی نہ رکا تو اس عورت کو کتنے دن حیض ماننا ہوگا اور کتنے دن بیماری کا؟

جواب:۔ یہ عورت جس دن خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حیض شمار کرے گی اور مہینے کے بقیہ بیس دن بیماری کے خون مانے گی۔ جب تک یہ پوزیشن رہے اسی طرح عمل کرتی رہے۔

فائدہ:۔ اگر یہی پوزیشن ایسی عورت کی ہو جسے پہلے کبھی حیض آ چکا ہے بعد میں یہ صورت ہوگئی کہ خون مہینوں یا برسوں بند نہیں ہوتا ہے تو اب اس کے لیے جواب یہ ہوگا کہ پہلے جتنے دن حیض کے تھے مہینے میں اتنے دن اب بھی حیض مانے اور بقیہ دن بیماری کے خون شمار کرے۔

سوال:۔ کیا کوئی عورت ہمیشہ عمر بھر حیض سے پاک رہ سکتی ہے؟

جواب :۔ جی ہاں مثلاً ایک عورت کو عمر بھر خون ہی نہیں آیا تو یہ عورت عمر بھر حیض سے پاک رہی یا مثلاً ایک عورت کو پہلی بار خون تو آیا لیکن تین دن رات سے پہلے ہی بند ہو گیا پھر عمر بھر نہ آیا تو یہ عورت بھی عمر بھر پاک رہی۔

مسئلہ :۔ کسی عورت کو تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر خون آیا لیکن تین دن رات سے پہلے بند ہو گیا تو یہ سب بیماری کے خون مانے جائیں گے، حیض نہ ہو گا۔

فائدہ :۔ جس طرح عورتوں کو حیض کے خون کی عادت بن جاتی ہے اسی طرح نفاس کے خون کی بھی عادت بن جاتی ہے۔

مسئلہ :۔ پہلی بار بچہ پیدا ہوا تو اسکی کوئی عادت نہ ہوگی تو اس کے لیے یہ صورت ہوگی کہ چالیس دن تک دیکھتی رہے اگر خون چالیس دن تک آتا رہا بیچ میں اگر چہ ناغہ ہوتا رہا تو اس کے لیے پورے چالیس دن نفاس کے ہوں گے اور اگر چالیس دن سے کم میں بند ہو گیا ایسا کہ اب اس کے بعد آیا ہی نہیں تو اب جتنے دن میں بند ہوا اتنے دن نفاس کے ہوں گے۔

مسئلہ :۔ کسی عورت کو یہ یاد نہیں کہ پہلی پیدائش کے وقت کتنے دن خون آیا تو اس کے لیے مکمل چالیس دن نفاس کے ہوں گے اب اس کے بعد بھی اگر خون آتا رہے تو یہ بیماری کے خون ہونگے۔

مسئلہ :۔ پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دن نفاس کے ہوں گے اور اس سے جتنا زیادہ ہو گا سب بیماری کے خون شمار ہوں گے۔

فائدہ :۔ بچہ پیدا ہونے سے پہلے یا آدھا بچہ یا آدھے سے کم نکلنے سے پہلے جو خون آئے نفاس نہیں ہو گا۔ لہذا اس وقت اگر کسی نماز کا وقت ختم ہوتا ہو گا تو وہ نماز اس عورت پر فرض ہوگی اگر نہیں پڑھ سکے گی تو بعد میں قضا کرنی لازم ہوگی۔

مسئلہ:۔ حمل ساقط ہو گیا اور کوئی عضو بن چکا تھا مثلاً ہاتھ پاؤں یا انگلیاں تو اس حمل کے ساقط ہونے کے بعد جو خون آئے نفاس کہلائے گا۔

مسئلہ:۔ حمل ساقط ہوا لیکن ابھی کوئی عضو نہیں بنا تھا اب اگر اس کے بعد خون آئے تو یہ نفاس نہ ہوگا۔ البتہ یہ خون اگر تین دن رات تک آتا رہا اور اس سے پہلے عورت پندرہ دن پاک رہ چکی ہے تو یہ تین دن رات حیض کے شمار ہوں گے۔ اور اگر اس سے پہلے پندرہ دن عورت پاک نہیں رہی تو یہ تین دن رات بیماری کے مانے جائیں گے۔

فائدہ:۔ جس عورت کو دو بچے جوڑواں پیدا ہوں یعنی دونوں کی پیدائش کے درمیان چھ ماہ سے کم کا فاصلہ ہو تو پہلا بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی سے نفاس کے ایام شروع ہو جائیں گے۔ پھر دوسرا بچہ اگر چالیس دن کے اندر پیدا ہو گیا اور خون پھر آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس، اس کے بعد بھی خون آئے تو بیماری کا خون مانا جائے گا۔

مسئلہ:۔ دو بچے پیدا ہوئے لیکن دونوں کی پیدائش کے درمیان چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو پہلے بچے کے بعد بھی نفاس ہوگا اور دوسرے بچے کے بعد بھی نفاس ہوگا۔

حیض و نفاس سے متعلق کچھ اہم مسائل

حیض و نفاس اپنی اکثر مدت پر ختم ہوئے یعنی حیض دس دن پر اور نفاس چالیس دن پر ختم ہوا تو مرد ایسی عورت سے فوراً صحبت کر سکتا ہے۔ عورت نے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو لیکن بہتر یہ ہے غسل کے بعد کرے۔

دس دن سے کم میں یونہی نفاس میں چالیس دن سے پہلے عورت پاک ہوگئی تو جب تک عورت غسل نہ کرلے یا جس نماز کے وقت میں پاک ہوئی ہے پورا گزر نہ جائے مرد کو اس عورت سے جماع جائز نہ ہوگا۔

عادت کے دن پورا ہونے سے پہلے اتفاقیہ خون بند ہو گیا تو اگرچہ عورت غسل کر لے مرد کے لیے جماع جائز نہیں تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہو جائیں مثلاً کسی کی

عادت چھ روز کی تھی اور پانچ ہی دن پر بند ہو گیا اور اس نے غسل کر لیا تو شوہر کو جماع جائز نہ ہو گا بلکہ ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہو گا۔

روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اب اس کی قضا لازم ہو گی

☆ حیض و نفاس والی عورت کا شوہر کے ساتھ سونا جائز ہے۔ البتہ ناف سے گھٹنے تک مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں۔ یہ اس وقت جب کوئی کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو، اگر کپڑا وغیرہ حائل ہے تو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ حیض و نفاس والی عورت کے ہاتھ کا پکایا ہوا ہر کھانا بلا کراہت جائز اور طیب و حلال ہے

☆ بچہ پیدا ہوا لیکن خون بالکل نہ آیا جب بھی غسل واجب ہے۔ اب غسل کے بعد بھی خون بند رہا تو اس عورت پر نماز اور روزے ادا کرنا فرض ہے۔

غسل کرنا کب کب سنت ہے

ہر مومنہ بندی کو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کا پابند رہنا چاہیے۔

مندرجہ ذیل مواقع پر غسل کرنا سنت ہے:

(۱) جمعہ کے دن

(۲) عید کے دن

(۳) بقر عید کے دن

(۴) عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے دن

(۵) احرام باندھتے وقت۔

مندرجہ ذیل امور کے لیے غسل مستحب ہے:

(۱) وقوف عرفات

(۲) وقوف مزدلفہ

(۳) حرم شریف میں حاضری کے لیے

(۴) روضہ رسول کی زیارت کے لیے

(۵) طواف کے لئے

(۶) دخول منیٰ سے پہلے

(۷) جمروں پر کنکریاں مارنے کے لیے

(۸) شب برات میں

(۹) شب قدر میں

(۱۰) عرفہ کی رات میں

(۱۱) مجلس میلاد پاک میں شرکت کے لیے

(۱۲) مردہ نہلانے کے بعد

(۱۳) نیا کپڑا پہننے کے لیے

(۱۴) بدن پر نجاست لگی ہے معلوم نہ ہو کہ کہاں لگی ہے تو غسل کر لینا مستحب ہے۔

وضو کا بیان

حدث اصغر سے وضو واجب ہوتا ہے یعنی نماز پڑھنے کا ارادہ ہے اور حدث اصغر لاحق ہے تو وضو کرنا واجب ہے۔ وضو میں کل چار چیزیں فرض ہیں۔

(۱) منہ دھونا یعنی شروع پیشانی سے ٹھوڑی تک پھر ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پانی بہائے۔

(۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا

(۴) دونوں پاؤں گٹوں سمیت دھونا

واضح رہے کہ اعضا کو دھونے سے مراد یہ ہے کہ پانی بہ جائے۔ اور مسح یہ ہے کہ

پانی کی تری جس طرح بھی ہو چوتھائی سر پر پہنچ جائے۔

وضو کی سنتیں

حصول ثواب کی نیت سے اعضائے مذکورہ پر پانی بہانا، بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کرنا، پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھونا، کلی کرنا، ناک میں تین بار پانی ڈالنا، تین تین مرتبہ اوپر نیچے دائیں بائیں کے دانتوں پر مسواک کرنا، پورے چہرے پر تین بار پانی بہانا دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھونا، پورے سر کا ایک بار مسح کرنا، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، دونوں کانوں کا مسح کرنا، اعضا کو ترتیب وار دھونا، اعضا کو اس طرح دھونا کہ دوسرا عضو دھونے سے پہلے پہلے پہلا عضو سوکھ نہ جائے۔

وضو کے مستحبات

(۱) ہر عضو میں داہنے جانب سے شروع کرنا (۲) چہرہ دھوئیں تو دونوں رخساروں پر ایک ہی ساتھ پانی بہانا (۳) اسی طرح دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ پہلے ایک رخسار دھوئیں پھر دوسرا۔ پہلے ایک کان کا مسح کریں پھر دوسرے کان کا۔ ایسا کرنا خلاف مستحب ہے (۴) انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا (۵) وضو کرتے وقت اونچی جگہ بیٹھنا (۶) قبلہ رو بیٹھنا (۷) وضو کا پانی پاک جگہ گرانا (۸) اعضا پر پانی بہاتے وقت اعضا کو ہاتھ سے ملنا (۹) بلا ضرورت وضو میں کسی کی مدد نہ لینا (۱۰) قبل از وقت وضو کر لینا (۱۱) اطمینان سے وضو کرنا (۱۲) کپڑوں کو وضو کے قطروں سے محفوظ رکھنا (۱۳) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیاں کانوں کے سوراخ میں ڈالنا (۱۴) وضو کا برتن مٹی کا ہونا (۱۵) داہنے ہاتھ سے کلی کرنا (۱۶) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۷) بائیں ہاتھ کی چھنگلی ناک کے سوراخ میں ڈالنا (۱۸) پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا (۱۹) کلمہ والی انگلی سے کان کے اندرونی حصے کا مسح کرنا (۲۰) انگوٹھوں سے کان کے اوپری

حصے کا مسح کرنا۔

وضو کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

(۱) پاخانہ پیشاب چاہے کم ہو یا زیادہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) مذی سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مذی سے مراد وہ سفید رطوبت (تری یا قطرہ) جو شہوت کے وقت منی سے پہلے قطروں کی شکل میں خارج ہو۔

(۳) ودی یہ وہ سفید رطوبت (تری یا قطرہ) جو منی خارج ہونے کے بعد نکلتی ہے

(۴) کیڑے یا پتھری کا آگے یا پیچھے کے مقام سے نکلنا وضو کو توڑ دے گا

نوٹ:۔ مذکورہ بالا چیزیں عورت کے اگلے سوراخ سے نکلیں لیکن ابھی اوپر والی کھال کے اندر ہی ہیں جب بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۵) ہوا کا خارج ہونا وضو توڑ دے گا خواہ آواز کے ساتھ ہو یا بغیر آواز کے (۶) خون یا پیپ یا پیلا پانی جسم کے کسی بھی حصے سے نکلا اور بہ گیا اور بہنے میں ایسی جگہ پہونچنے کی صلاحیت تھی کہ جسکا دھونا وضو یا غسل میں فرض ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اگر چہ نکل کر زمین پر گر گیا ہو بس اس میں بہنے کی صلاحیت ہو یہی کافی ہے وضو ٹوٹنے کے لیے۔

فائدہ۔ خون یا پیپ یا پیلا پانی صرف چمکا یا اُبھرا لیکن بہا نہیں تو اس سے وضو نہ ٹوٹے گا مثلاً سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگا اور خون ابھر آیا بہا نہیں۔

مسئلہ:۔ زخم سے خون نکلتا رہا اور آپ اسے پونچھتی رہیں تو غور کریں کہ اگر نہ پونچھتیں تو بہ جاتا یہ ناقض وضو ہوگا۔ اور اگر آپ کو یہ اندازہ ہے کہ اتنا نہیں تھا کہ بہتا تو اس سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

(۷) پھوڑا پھنسی سے خون نچوڑا اور یہ بہنے کے لائق ہے تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا اگر چہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا۔

(۸) چھالا نوچ ڈالا اور اس کا پانی بہ گیا وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۹) آنکھ خراب ہوئی یعنی آشوب چشم ہوا تو جو پانی بہے گا وہ وضو کو توڑ دے گا۔

(۱۰) کان یا ناک یا منہ سے کیڑا یا زخم سے گوشت کا ٹکڑا جس کے ساتھ بہنے والی کوئی نجس رطوبت: و مثلاً خون پیپ وغیرہ تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۱۱) اندھے کی آنکھ سے بوجہ مرض جو رطوبت نکلتی ہے وضو کو توڑ دے گی۔

(۱۲) منہ بھر قے چاہے کھانے کی ہو یا پانی کی! وضو کو توڑے گی۔ اور خون کی قے جبکہ اتنی ہو کہ اس میں بہنے کی صلاحیت ہو اور تھوک اس پر غالب نہ ہو۔

(۱۳) جمے ہوئے خون کی قے جبکہ منہ بھر ہو وضو کو توڑے گی۔

(۱۴) سونا بھی ناقض وضو ہے لیکن ایسا سونا کہ دونوں سرین خوب جمے نہ ہوں مثلاً اکڑوں سونا تو یہ وضو کو نہ توڑے گا۔ حاصل یہ کہ غفلت کی نیند ناقض وضو ہے۔

(۱۵) بیہوشی، پاگل پن اور نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائے ناقض وضو ہے۔

(۱۶) بالغ کا قہقہہ لگانا رکوع وسجدہ والی نماز میں وضو کو توڑ دے گا اور نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ:۔ مرد نے اپنے آلہ کو عورت کی شرمگاہ سے چھوایا تو عورت کا وضو ٹوٹ جائے گا، آلہ میں تندی ہو یا نہ ہو۔ اور مرد کا وضو اس وقت ٹوٹے گا جب آلہ میں تندی ہو۔ تندی نہیں تو نہیں۔

مسئلہ:۔ شرمگاہ کھل جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ یونہی ہاتھ سے اپنی شرمگاہ یا مرد کی شرمگاہ چھونے سے بھی وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ:۔ بچے کو دودھ پلانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ:۔ میانی میں تری دیکھی تو اگر یہ عمر کا پہلا واقعہ ہے تو اسے دھو لے اور وضو کر لے اور اگر بارہا ایسا محسوس ہوتا ہے تو اس کی طرف توجہ نہ کرے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہو گا۔

مسئلہ:۔ اونگھنے یا بیٹھ کر نیند کے جھونکے لینے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ یونہی جھوم کر گر پڑے

فوراً آنکھ کھل جائے، اس سے بھی وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ:۔ چلو میں پانی لیا تھا کہ ہوا کھل گئی یا کوئی بھی حدث ہو گیا تو اب وہ ہاتھ کا پانی بیکار ہو گیا۔ کسی بھی عضو کے دھونے میں استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ:۔ بدن پر کسی بھی طرح کی نجاست لگنے سے وضو نہ ٹوٹے گا مثلاً بچے نے جسم ہی پر پاخانہ کر دیا یا پیشاب کر دیا وضو بدستور باقی رہے گا۔

مسئلہ:۔ بلغمی رطوبت ناک یا آنکھ یا منہ سے نکلے اس سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ:۔ بچہ یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا اور یہ علم ہو کہ ان کے ہاتھ میں نجاست نہیں لگی تھی تو اس پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ:۔ پانی میں مکھی مرگئی یا مچھر وغیرہ پڑ گئے تو اس پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ:۔ مردہ نہلانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

استحاضہ:۔ حیض ونفاس کے علاوہ جو خون عورت کے اگلے مقام سے آئے وہ بیماری کا خون ہوگا، اسی کو استحاضہ کہتے ہے، یہ صرف وضو کو توڑتا ہے اس سے غسل واجب نہ ہوگا

مسئلہ:۔ نابالغ بچے بچیاں پانی میں ہاتھ ڈال دیں تو اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو۔

تیمّم کا بیان

تیمم پاک مٹی کے ذریعہ پاک ہونے کی نیت سے پاکی حاصل کرنے کا نام تیمم ہے جس کا وضو نہ ہو یا جسے غسل کی حاجت ہو پانی استعمال کرنے پر کسی وجہ سے قدرت نہیں ہے تو اس کے لیے شریعت اسلامیہ نے تیمم کی اجازت دی کہ وہ تیمم کر کے نماز پڑھے، نماز معاف نہیں۔

تیمّم کا طریقہ:۔ یہ ہے کہ پہلے دل میں حدث اکبر یا اصغر سے پاک ہونے کی نیت

کرے اور اسی نیت سے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں مٹی پر مارے اور دونوں کو پہلے چہرے پر اس طرح پھیرے کہ چہرے کا کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے، پھر دوبارہ دونوں ہتھیلیاں مٹی پر مارے اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی داہنے ہاتھ پر کہنی سمیت پھیرے اس طرح کہ اس کا کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ پر کہنی سمیت اس طرح پھیرے کہ کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے۔

نوٹ:۔ اگر ہاتھ پھیرنے سے بال برابر بھی رہ گیا تو تیمم نہ ہوگا پھر نماز پڑھنا بھی درست نہ ہوگا۔

تنبیہ:۔ وضو اور غسل کا تیمم یکساں ہے کوئی فرق نہیں، کسی کی بھی نیت سے تیمم کیا، ہر ایک کے لیے کافی ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ ایک ہی مرتبہ ہتھیلیاں مٹی پر ماری، چہرے اور ہاتھ کا مسح کر لیا تو تیمم نہ ہوگا۔

فائدہ:۔ تیمم انھیں چیزوں پر ہوگا جو زمین کی جنس سے ہوں۔ جو چیز جل کر راکھ نہ ہو جائے وہ زمین کی جنس سے مانی جائے گی لہذا جو چیزیں جل کر راکھ ہو جاتی ہوں ان سے تیمم جائز نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا اسی جگہ سے دوسرا بھی کر سکتا ہے۔

مسئلہ:۔ مسجد کی دیوار اور اسکی زمین سے بھی تیمم کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ:۔ بھیگی مٹی سے بھی تیمم جائز ہے۔ تیمم میں یہ ضروری نہیں کہ مٹی منہ اور ہاتھ میں لگے اور نمایاں ہو کر نظر آئے۔

نجاستوں کا بیان

نجاست دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک نجاست غلیظہ کہلاتی ہے اور دوسری نجاست خفیفہ۔ نجاست غلیظہ وہ ہے جس کا حکم سخت ہوتا ہے۔ یہ ایک درہم سے زیادہ کپڑے یا بدن پر لگ

جائے تو اس کو کسی طرح ختم کر کے پاک کرنا ضروری ہے بے پاک کیے نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا اگر کسی نے اس کے ساتھ ہی نماز پڑھ لی گنہگار ہوئی۔

مسئلہ:۔ اور ایک درہم سے کم لگی ہے تو اس کو صاف کرنا فرض نہیں۔ اس کے ساتھ ہی نماز پڑھ لی گئی نماز ہوگئی۔ لیکن صاف کر لینا سنت ہے

مسئلہ:۔ اور اگر یہ نجاست ایک درہم سے زیادہ نہیں ہے اور نہ ہی ایک درہم سے کم ہے بلکہ بالکل برابر ہے تو اسے صاف کرنا فرض نہیں بلکہ واجب ہے۔

فائدہ:۔ نجاست غلیظہ گاڑھی بھی ہوتی ہے اور پتلی بھی ہوتی ہے۔ اگر گاڑھی ہے تو درہم کے برابر ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ وزن میں اسکے برابر ہو۔ اور اگر پتلی ہے تو درہم کی لمبائی چوڑائی دیکھی جائے گی۔ درہم کی لمبائی چوڑائی کے بارے میں فقہا نے یہ بتایا کہ ہتھیلی خوب پھیلائی جائے، پھر بیچ میں پانی رکھا جائے تو جتنے حصے میں پانی رک سکے اتنا حصہ درہم کی مقدار کہلائے گا۔

نجاست غلیظہ کون کون سی چیزیں ہیں

(۱) انسان خواہ بالغ ہو یا نابالغ، اس کا پاخانہ، پیشاب، خون جو وضو توڑتا ہو یعنی بہتا ہو! نجاست غلیظہ ہے۔

تنبیہ:۔ نابالغ خواہ دودھ پیتا بچہ، بچی ہو یا دودھ پیتا نہ ہو سب کا پاخانہ، پیشاب، خون سب نجاست غلیظہ ہے۔

(۲) حرام چوپایوں کا پاخانہ، پیشاب، جگالی سب نجاست غلیظہ ہیں۔

(۳) حلال چوپایوں مثلاً گائے بیل، بھینس، بکری وغیرہ کا صرف پاخانہ نجاست غلیظہ ہے ان کا پیشاب نجاست غلیظہ نہیں۔ (بہار شریعت)

(۴) وہ پرند جو اوپر نہ اڑتے ہوں جیسے مرغی، بطخ وغیرہ کا پاخانہ بھی نجاست غلیظہ ہے۔

(۵) چھپکلی، گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے۔

(۶) حرام جانوروں کا دودھ بھی اور ان کا پسینہ بھی نجاست غلیظہ ہے۔

(۷) شراب اور نشہ لانے والی تاڑی بھی نجاست غلیظہ ہے۔

نجاست خفیفہ ۔ وہ ہے کہ جس کا حکم سخت نہیں یعنی جسم کے کسی عضو پر اس کی چوتھائی سے کم لگی ہے یا اسی طرح کپڑے کے کسی حصے پر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو اسے صاف کرنا ضروری نہیں! معاف ہے۔ اور اگر عضو یا کپڑے کی پوری چوتھائی پر لگی یا چوتھائی سے زیادہ لگی ہے، تو دھونا فرض ہے۔

فائدہ :۔ جسم کے بہت سارے اعضا مثلاً انگلی، ہتھیلی، کلائی، پیٹ، پیٹھ گردن! ان میں سے جس عضو پر نجاست لگے اس کا چوتھائی دیکھا جائے گا۔ اسی طرح کپڑے کے بھی حصے ہوتے ہیں مثلاً آستین، دامن، کالر، کلی، میانی تو ان میں سے جس حصے پر نجاست لگے اس کا چوتھائی دیکھا جائے گا۔

نجاست خفیفہ کی چند مثالیں :(۱) حلال جانوروں کے پیشاب (۲) گھوڑے کا پیشاب (۳) جن پرندوں کا گوشت حرام ہے ان کی بیٹ یعنی پاخانہ۔

نوٹ :۔ حلال پرندے جو اونچا اڑتے ہیں ان کی بیٹ پاک ہے۔ (بہار شریعت)

نجاست غلیظہ وخفیفہ کے مسائل

مسئلہ :۔ کسی شیشی میں پاخانہ پیشاب خون یا شراب رکھ لی اور جیب میں رکھکر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی

مسئلہ :۔ کھٹمل، مچھر کا خون یوں ہی گدھے، خچر کا لعاب، پسینہ سب پاک ہے۔

مسئلہ :۔ پاخانہ، پیشاب پر مکھیاں بیٹھی تھیں پھر کپڑے یا بدن پر آکر بیٹھ گئیں، تو بدن یا کپڑا انجس نہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ ناپاک چیز جلائی جائے تو اس کا دھواں ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ بھیگا پاؤں ناپاک زمین یا ناپاک بچھونے پر رکھنے سے ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ میانی بھیگی تھی پھر ہوا خارج ہوئی اس سے میانی ناپاک نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ گوبر سے لیپ کی ہوئی زمین سوکھ گئی، اب اس پر بھیگا کپڑا رکھا گیا تو کپڑا ناپاک نہ ہوگا جب تک کہ گوبر زمین سے چھوٹ کر کپڑے کو نہ لگے۔

مسئلہ:۔ نجس کپڑا پہنا، یا نجس بچھونے پر سویا تو اگر پسینے سے وہ جگہ بھیگ گئی جہاں نجاست لگی ہے تو بدن کا وہ حصہ جو نجاست کی جگہ پر تھا ناپاک ہوگیا دھونا ضروری ہے۔ اور اگر پسینے سے نجاست والی جگہ تر نہ ہوئی تو بدن کا کوئی حصہ ناپاک نہ ہوگا۔

نماز کا بیان

(نماز پڑھنے کی جگہ اور کپڑے کے مسائل)

نماز پڑھنے کے لیے نمازی کے کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ کو پاک ہونا چاہیے

اگر نمازی کا کپڑا ناپاک ہے یا نماز پڑھنے کی جگہ ناپاک ہے تو اگر چہ غسل اور وضو صحیح طریقے سے کیا ہو جب بھی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ نمازی کے پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو تو نماز نہ ہوگی یا دونوں پاؤں کے نیچے تھوڑی نجاست ہو کہ دونوں ملا کر ایک درہم سے زیادہ ہو جائے تب بھی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ سجدہ کی جگہ یا سجدہ کرتے وقت گھٹنا یا ہاتھ رکھنے کی جگہ پر نجاست ہے تو نماز نہ ہوگی

مسئلہ:۔ نمازی کے کپڑے یا جسم میں کسی جگہ قدر درہم سے زیادہ نجاست غلیظہ لگی ہو تو نماز نہ ہوگی ہاں قدر درہم سے کم ہے تو معاف ہے لیکن اسے دھو لینا چاہئے کہ سنت ہے۔

مسئلہ:۔ نمازی کے کپڑے یا بدن کے اس حصے کی چوتھائی سے کم میں نجاست خفیفہ لگی ہے تو معاف ہے۔ نماز ہو جائے گی اس سے زیادہ ہو تو نماز نہ ہوگی۔

نجاست غلیظہ: آدمی اور ان جانوروں کے پاخانے اور خون جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

نجاست خفیفہ۔ ان جانوروں کے صرف پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

مسئلہ:۔ نمازی کے سر پر نجس کبوتر بیٹھا نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:۔ نجس جگہ پر موٹا کپڑا اچھا کر کہ اس کے نیچے کچھ دکھائی نہ دے نماز ہو جائے گی اور نیچے جھلکتا ہو تو نماز نہ ہو گی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ نجس جگہ شیشہ رکھ دیا کہ نجاست صاف نظر آ رہی ہے تو اس شیشے پر نماز ہو جائے گی (ردالمحتار)۔

مسئلہ:۔ اگر سجدہ کرتے وقت دامن نجس جگہ پڑ رہا ہے تو اس سے کوئی حرج نہیں نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:۔ دوسرے کی زمین پر نماز پڑھنے سے نماز تو ہو جائے گی لیکن مالک کی اجازت کے بغیر پڑھنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ:۔ ایسی چیز پر نماز پڑھنا کہ دبائیں تو دبتا جائے نماز جائز نہیں اور اگر دبنا ایک حد پر ٹھہر جائے کہ دبائیں تو اس سے زائد نہ دبے تو نماز اس پر جائز ہے۔

مسئلہ:۔ سجدے میں ناک کی جگہ نجاست ہے اور پیشانی کی جگہ پاک ہے نماز ہو جائیگی۔ اور اگر پیشانی کی جگہ نجاست ہے تو نماز نہ ہو گی۔ (شامی)

ستر عورت (نمازی کے جسم کا چھپا رہنا)

شرمگاہ چھپانا ہر حال میں واجب ہے خواہ نماز میں ہو یا نماز کے باہر، تنہائی میں بھی بلا ضرورت کھولنا ناجائز۔ لوگوں کے سامنے اور نماز میں شرمگاہ چھپانا بالاجماع واجب ہے۔

مسئلہ:۔ مرد کے لیے شرمگاہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک۔ناف شرمگاہ میں داخل نہیں۔

مسئلہ:۔عورت کے لیے غیر محرم کے سامنے ہونے اور نماز پڑھنے کے لیے پورا بدن شرمگاہ ہے سوائے پانچ اعضا کے جو مندرجہ ذیل ہیں:

دونوں ہاتھوں کی صرف ہتھیلی، دونوں پاؤں کے دونوں تلوے، چہرہ

مسئلہ:۔ مرد وعورت کے بدن میں جو اعضا شرمگاہ ہیں ان میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ یا چوتھائی سے زائد نماز میں کھل گیا تو نماز نہیں ہوگی (شامی)

مسئلہ:۔شرمگاہ کے اعضا میں اگر چوتھائی حصہ کھلا اور فوراً چھپالیا تاخیر نہ ہوئی تو نماز ہوجائیگی اور اگر تین بار سبحان اللہ کی مقدار کھلا رہا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔اور اگر چوتھائی حصہ بالقصد کھولا تو اگر چہ فوراً چھپالے نماز فاسد ہوجائے گی۔(عالمگیری،شامی)

مسئلہ:۔نماز شروع کرتے وقت بھی اگر عضو شرمگاہ کا چوتھائی حصہ کھلا رہا یعنی کھلے رہنے کی حالت میں ہی ''اللہ اکبر'' کہکر ہاتھ باندھا تو نماز شروع نہ ہوگی پھر سے نماز کے لیے تحریمہ باندھنا ہوگا۔

مسئلہ:۔اگر چند اعضاء شرمگاہ میں تھوڑا تھوڑا چوتھائی حصہ سے کم ہی کھلا ہے لیکن سب کو اکٹھا کرنے سے کسی چھوٹے عضو کے چوتھائی حصے کے برابر ہوجائے جب بھی نماز فاسد ہو گی۔مثال کے طور پر عورت کی پشت پر تھوڑا سا کھلا ہے جو پشت کی چوتھائی سے بہت کم ہے یونہی پیٹ پر بھی تھوڑا سا کھلا ہے جو پیٹ کی چوتھائی سے بہت کم ہے لیکن پشت اور پیٹ کے دونوں کھلے حصے کو ملائیں تو کسی چھوٹے عضو کا چوتھائی یا چوتھائی سے زائد ہوجائے جیسے عورت کی شرمگاہوں میں سب سے چھوٹا عضو کان ہے تو دونوں ملا کر کان کی چوتھائی یا اس سے زائد ہوجائیں تو نماز نہ ہوگی (شامی،عالمگیری)

مسئلہ:۔اتنا باریک کپڑا پہنا کہ شرمگاہ کے اعضا جھلک رہے ہوں تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ عورت کے لیے عورت کا بال، عورت کی گردن، اس کا کان، گلا سب شرمگاہ کے اعضا ہیں، ان میں سے کسی کا بھی چوتھائی حصہ یا اس سے زائد نماز میں تین بار سبحان اللہ کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ مرد کے لئے شرمگاہ کے اعضا چونکہ ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک ہے تو اگر پیڑو، ران، سرین یا گھٹنے کا چوتھائی حصہ یا اس سے زیادہ نماز میں تین بار سبحٰن اللہ کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ پیڑو، ران، سرین، ہر ایک میں تھوڑا تھوڑا چوتھائی سے کم کھلا ہے، لیکن سب کو ملا پر گھٹنے کا چوتھائی یا اس سے زائد بن جاتا ہے، تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ:۔ عورت اتنا باریک دوپٹہ استعمال کرے جس سے بال کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی یونہی اتنا باریک لباس پہنے کہ بدن جھلکے نماز نہ ہوگی، ایسے کپڑے نماز کے باہر بھی ناجائز ہیں۔

مسئلہ:۔ عورتوں کو دونوں ہاتھوں کی پشت اور دونوں پاؤں کے تلوے بھی نماز میں ہر وقت چھپائے رکھنا ضروری ہے، حتیٰ کہ تحریمہ باندھتے وقت، دونوں ہتھیلیوں کی پشت چھپا لرہی کندھے تک لے جائیں، اور شلوار یا پاجامہ کی آستین اتنی چوڑی اور نیچی رکھیں کہ نماز میں کم از کم قدموں کے تلوے ہر وقت چھپے رہیں یا پھر نماز پڑھتے وقت موزے کا استعمال کریں، ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (رضویہ ج ۳ ص ٦)

نوٹ:۔ دونوں ہاتھوں کی پشت اور پاؤں کے تلوے چھپا کر نماز پڑھنے میں حرج ہے اس لئے دوسرے اقوال پر عمل کرتے ہوئے اگر نماز میں یہ کھلے رہے تو نماز ہو جائے گی۔

(ملخص از فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۸)

مسئلہ:۔ اتنا لمبا کرتا کہ اعضا شرمگاہ چھپ جائیں تو ایک ہی کپڑے میں نماز ہو جائے گی، اگر چہ جانگھیہ، چڈھی یا جامہ نہ پہنا ہو۔

نوٹ:۔عورت کے لئے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کی پشت اگرچہ شرمگاہ میں داخل نہیں، مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے کھولنا منع ہے، اور غیر محرم کیلئے ان اعضا کی طرف بھی دیکھنا یا چھونا نا جائز ہے۔اور محرم کے لئے صرف انھیں پانچ اعضا کی طرف دیکھنا جائز ہے، ان پانچ کے علاوہ بقیہ اعضا کی طرف نظر کرنا محرم کیلئے بھی حرام ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

استقبال قبلہ

نماز پڑھنے کیلئے قبلہ کی جانب منہ ہونا ضروری ہے، اور منہ کا کوئی بھی حصہ قبلہ کی طرف نہیں تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ایسی جگہ جہاں آپ کو سمت قبلہ پتہ نہ چلے تو کسی سے پوچھ لینا چاہئے اگر کوئی بتانے والا نہ ہو، تو دل میں سوچ کر کسی ایک جانب طے کر کے نماز شروع کر دیں، نماز ہوجائے گی، یا نماز ہی میں کسی نے بتا دیا کہ قبلہ اس طرف ہے تو اس طرف نماز ہی کی حالت میں رخ بدل دیں یا آپ کو خود ہی سمجھ میں آیا کہ قبلہ اس طرف ہے تب بھی رخ بدل دیں، ورنہ نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔اگر تحری کر کے یعنی دل میں سوچ کر ایک جانب رخ کر کے نماز شروع کر دیا پھر دل اس بات پر جم گیا کہ قبلہ اس جانب نہیں بلکہ اس جانب ہے تو فوراً بلا تاخیر گھوم جانا واجب ہے اگر تین بار سبحن اللہ کی مقدار ٹھہرنا پایا گیا تو نماز فاسد ہوجائے گی (شامی)

مسئلہ:۔پانی پر چلتی کشتی یا چلتے جہاز پر نماز ہو جاتی ہے لیکن تحریمہ باندھتے وقت منہ قبلہ کی جانب رکھے، پھر جیسے جیسے کشتی یا جہاز گھومے، نمازی بھی اپنا منہ قبلہ کی طرف کرتا رہے، نماز بلا کراہت ہوجائے گی اترنے کے بعد نماز دہرانا نہ پڑے گا یہی حال ہوائی جہاز کا بھی ہے (درمختار عالمگیری)

مسئلہ:۔دل میں سوچ کر کہ یہی قبلہ ہے یہ اس وقت جبکہ قبلہ کا کسی طرح پتہ نہ چلے، کسی

نے نماز ادا کرلی، بعد کو کسی نے بتایا یا اسے خود کسی طرح پتہ چلا کہ میں نے قبلہ کی جانب منہ کر کے نماز نہیں پڑھی بلکہ غیر کی طرف منہ تھا تو اب نماز دہرانے کی ضرورت نہیں نماز صحیح اور درست ہو چکی۔

مسئلہ:۔ نمازی نے بلا عذر قصداً سینہ قبلہ سے پھیر دیا، اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا، نماز فاسد ہوگئی اور بلا قصد سینہ قبلہ سے پھر گیا، اور تین بار سبحٰن اللہ کی مقدار سے پہلے ہی قبلہ کی طرف ہو گیا، تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:۔ نمازی کا اگر صرف منہ قبلہ سے پھرا یا پھیرا اور فوراً بلا تاخیر قبلے کی طرف ہو گیا، تو نماز ہو جائے گی،، لیکن اگر بلا عذر ایسا کیا تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ چلتی ٹرین یا بس پر نماز فرض، واجب، اور سنت فجر نہ ہوگی، اگر کسی نے پڑھ لی تو بعد میں اس کا اعادہ واجب نماز ذمے سے ساقط نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۹/۴، شامی ۴۹۱/۲)

مسئلہ:۔ کشتی یا بحری جہاز اگر دریا کے کنارے کھڑا ہوا ہے اس طرح کہ زمین پر ٹکا ہوا ہے اس میں حرکت نہیں ہے تو اس پر نماز جائز ہے۔ اور ایسی جگہ ہے کہ زمین پر ٹکا نہ ہو اور اترنا ممکن ہو تو اب اس پر نماز جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ چلتی ٹرین یا بس پر نفل نماز پڑھی تو اس کا اعادہ نہیں اس لئے کہ مسافر کے لئے چلتی سواری پر نفل پڑھنے کے لئے استقبال قبلہ شرط نہیں۔ (بہار شریعت ۱۸/۴)

مسئلہ:۔ ہوائی جہاز پر نماز پڑھی جائے گی تو ہو جائے گی اسکا اعادہ نہیں، اسکا مسئلہ پانی پر تیرتی کشتی کی طرح ہے، جس طرح بیچ دریا میں تیرتی کشتی پر نماز ہو جاتی ہے بعد میں اس کا اعادہ نہیں اسی طرح ہوائی جہاز کا بھی مسئلہ ہے۔

وقت کا بیان

ہر نماز کیلئے ایک وقت متعین ہے جس نماز کا جو وقت ہے وہ نماز اسی وقت میں ادا

کی جائیگی۔ورنہ نماز نہ ہوگی۔

(۱) فجر :کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔

مسئلہ:۔صبح صادق سے پہلے کسی نے نماز فجر پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔یوہی سورج نکلنے کے بعد پڑھی جب بھی نہ ہوگی۔ہاں سورج خوب روشن ہو جائے تب پڑھے تو ادا نہیں بلکہ قضا ہو کر نماز ہو جائیگی اور اگر نماز پڑھ رہی تھی کہ سورج نکل آیا تو نماز نہ ہوگی۔

صبح صادق:اس روشنی کو کہتے ہیں جو پورب کی جانب سورج نکلنے کی جگہ سے نمودار ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے پورے آسمان پر پھیل جاتی ہے۔اور زمین پر اجالا نظر آنے لگتا ہے۔

(۲) ظہر :کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے لے کر اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس چیز کے سایہ اصلی کے علاوہ اس کے دو برابر ہو جائے۔

مسئلہ:۔کسی نے وقت زوال میں نماز ظہر پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔کسی نے نماز ظہر ایسے آخری وقت میں شروع کی کہ کچھ رکعتیں عصر کے وقت میں پڑھی تو نماز ہو جائے گی اور ادا ہوگی۔بس اگر تحریمہ بھی ظہر کے وقت میں پا لیا گیا۔اور بقیہ پوری نماز عصر کے وقت میں پڑھی تب بھی نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:۔ظہر اور عصر کے درمیان کوئی وقت مکروہ نہیں۔

(۳) عصر:۔کا وقت ظہر کے بعد سے طلوع شمس تک ہے۔

مسئلہ:۔ابھی عصر کا وقت شروع نہیں ہوا کہ کسی نے نماز شروع کر دی یا پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ:۔عصر کی نماز عصر کے وقت ہی میں شروع کی اور پڑھتے پڑھتے مغرب کا وقت شروع آ گیا یعنی سورج ڈوبنے کے بعد مکمل کیا تو نماز ہو جائے گی یہ صرف اسی دن کی عصر نماز کے لئے ہے ورنہ سورج ڈوبنے سے پہلے وقت مکروہ رہتا ہے،اس میں کوئی نماز شروع کرنا ہی جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ بعض لوگ جب سورج ڈوبنے کے قریب ہوتا ہے نماز عصر قضا کر دیتے ہیں، کہ اب پڑھنا بے کار ہے، ابھی مغرب کا وقت آجائے گا یہ غلط ہے بلکہ اگر کچھ بھی وقت سورج ڈوبنے کو باقی ہے نماز عصر شروع کر دینا چاہئے، اور پوری کرنا چاہئے، اگر چہ مغرب کے وقت میں بھی کچھ پڑھنا پڑے، نماز ہو جائیگی قضا نہیں کرنا چاہئے۔

(۴) مغرب:۔ کا وقت غروب شمس یعنی سورج ڈوبنے کے بعد سے لے کر شفق ختم ہونے تک ہے۔

شفق: اس روشنی کو کہتے ہیں جو سورج کی سرخی ختم ہونے کے بعد پچھم کی جانب نمایاں رہتی ہے۔

مسئلہ:۔ سورج ڈوبنے سے پہلے اگر نماز مغرب کی نیت باندھ لی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ مغرب کا وقت بہت تھوڑا باقی رہ گیا کسی نے نماز مغرب کے فرض کی نیت باندھ لی اور ختم عشا کے وقت میں کیا تو نماز ہو جائیگی۔

مسئلہ:۔ مغرب اور عشا کے درمیان کوئی مکروہ وقت نہیں۔

مسئلہ:۔ مغرب کا وقت ہمارے شہر میں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۱۰ منٹ یا ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ رہتا ہے (فتاوی رضویہ) جب وقت رہے تو صرف فرض جلدی سے ادا کر لینا چاہئے، ورنہ ہو سکتا ہے سنتوں میں مصروف ہونے سے فرض کی قضا کرنا پڑے۔

(۵) عشا:۔ کا وقت شفق غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق کے طلوع ہونے تک ہے۔

وتر: کا وقت بھی وہی ہے، جو عشا کا وقت ہے لیکن عشا وتر سے پہلے پڑھی جائے گی۔

مسئلہ:۔ عشا اور وتر میں ترتیب فرض ہے، یعنی اگر کسی نے وتر پہلے پڑھ لی بعد میں عشا تو ان میں کوئی بھی ادا نہ ہوئی کہ عشا کا پہلے اور وتر کا بعد میں پڑھنا فرض تھا۔ (درمختار ۱/۲۴۱)

مسئلہ:۔ اگر بھول کر کسی نے وتر پہلے پڑھ لیا، یا عشا پہلے ہی پڑھا اور وتر بعد میں لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ عشا بغیر وضو کے پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو اب عشا پھر سے

پڑھنا پڑے گا، اب صرف عشا پڑھیں گے تو وتر پہلے ہو جائے گی اور عشا بعد میں، اب دونوں صورتوں میں یعنی بھولنے والی صورت میں اور اس بعد والی صورت میں وتر اگر چہ پہلے ہوگئی کوئی حرج نہیں (فتاویٰ قاضی خاں ص ۲۵، در مختار)

جمعہ:۔ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

مستحب اوقات

☆ نماز فجر میں تاخیر مستحب ہے لیکن اتنی تاخیر نہیں کہ نماز پڑھتے پڑھتے سورج نکل آئے، ورنہ نماز ہی فاسد ہو جائے گی۔

☆ نماز ظہر کے لئے گرمیوں میں تاخیر اور ٹھنڈیوں میں جلدی کرنا مستحب ہے، خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ۔

☆ نماز عصر میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے، لیکن اتنی تاخیر نہیں کہ وقت مکروہ آجائے، اور اگر بدلی ہو تو جلدی کرنا مستحب ہے۔

☆ نماز مغرب میں اگر بدلی نہیں ہے تو ہمیشہ جلدی پڑھنا مستحب ہے

☆ نماز عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر جائز ہے کوئی کراہت نہیں اور بدلی ہو تو جلدی کرنا ہی مستحب ہے۔

مسئلہ:۔ نماز فجر میں اتنی تاخیر کردی کہ سورج طلوع ہونے کا شک ہونے لگا، تو نماز مکروہ ہوگی، اور اگر سورج نکلنے کا یقین ہو جائے تو نماز ہی فاسد ہو جائے گی (عالمگیری)

مسئلہ:۔ عورتوں کے لئے نماز فجر میں ہمیشہ جلدی کرنا مستحب ہے یعنی اول وقت میں، اور نمازوں میں مردوں کی جماعت کے بعد (در مختار)

مسئلہ:۔ نماز مغرب اگر سورج ڈوبنے کے بعد دو رکعت کی مقدار تاخیر کردی کہ آسمان پر ستارے نظر آنے لگے تو نماز مکروہ تحریمی ہے، لیکن دوہرانا واجب نہیں بس گناہ ہوگا، توبہ کرے اور آئندہ احتیاط لازم سمجھے۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

مسئلہ:۔ نمازعشا آدھی رات کے بعد مکروہ ہے لیکن نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:۔ نمازعشا سے پہلے سونا اور بعد نمازعشا قصے کہانی مکروہ ہے (در مختار)

مکروہ اوقات

مکروہ اوقات تین ہیں، ان اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں، نہ فرض، نہ سنت، نہ نفل، نہ واجب۔

(۱) سورج نکلنے کا وقت اتنی دیر تک کہ آنکھ بلا تکلف اس پر ٹکی رہے، جب تک نگاہ ٹکتی رہے، تب تک مکروہ وقت رہے گا۔

(۲) سورج ڈوبے کے قریب کا وقت، یہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب نگاہ سورج پر ٹھہرنے لگے، پھر غروب تک وقت مکروہ ہی رہتا ہے۔

یہ دونوں مکروہ وقت تقریباً بیس منٹ تک رہتے ہیں یعنی طلوع کے بعد بیس منٹ صبح کو اور ڈوبنے کے پہلے کے بیس منٹ۔

(۳) نصف النہار کا وقت، یہ مکروہ وقت سورج ڈھلنے تک رہتا ہے۔

مسئلہ:۔ ان مکروہ اوقات میں اگر جنازہ تیار ہو جائے تو بلا کراہت نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے، لیکن اگر پہلے سے تیار ہے اور تاخیر کرتے کرتے وقت مکروہ آگیا، تو اب نماز جنازہ اگر اسی وقت پڑھیں گے ادا تو ہو جائیگی لیکن کراہت کے ساتھ (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ:۔ ان مکروہ اوقات میں اگر قضا نماز شروع کر دی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور اگر پڑھ ہی ڈالی تو قضا ذمے سے ساقط تو ہو جائیگی لیکن ایسا کرنا گناہ ہے۔

مسئلہ:۔ قرآن مجید تلاوت کرتے کرتے وقت مکروہ آگیا، اور اسی مکروہ وقت میں آیت سجدہ پڑھی، تو فوراً سجدہ تلاوت نہ کرے تاخیر کر دے جب وقت مکروہ ختم ہو جائے تب کرے، اور اگر اسی وقت کر لیا تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

اور اگر وقت غیر مکروہ میں آیت سجدہ پڑھی تھی، اور سجدہ وقت مکروہ میں کیا تو یہ مکروہ تحریمی

ہوگا جس کا اعادہ واجب ہوگا۔

مسئلہ:۔ نفل نماز شروع کر دینے سے واجب ہو جاتی ہے، لہٰذا اگر کسی نے وقت مکروہ میں نفل نماز شروع کر دی، تو اس کے لئے واجب ہے چھوڑ دے پھر وقت صحیح میں اسے ادا کرے۔

عورتوں کے لئے نماز ادا کرنے کا مسنون طریقہ

فرض نمازوں کیلیے فرض نماز کی نیت کرنا لازم ہے مطلق نماز پڑھنے کی نیت سے نماز پڑھیں گی تو نماز نہ ہوگی، فرضیت کا تصور ضروری ہے۔

نیت:۔ دل کے ارادے کا نام ہے یعنی دل میں یہ طے کر لے کہ میں فرض پڑھنے جا رہی ہوں یا سنت پڑھنا ہے تو سنت کا تصور کرے، واجب پڑھنا ہے تو واجب کا تصور ضروری ہے۔

☆ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں، ہاں مستحب ہے، بلکہ اگر زبان سے نیت کیا اور دل میں کوئی تصور نہیں تو نماز ہی نہیں ہوگی۔

☆ نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں، اگر زبان سے نیت کیا اور غلطی سے ظہر کی نیت کرنے میں فجر نکل گیا، یا چار رکعت کہنے کے بجائے دو رکعت یا تین رکعت منہ سے نکل گیا، تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، نماز ہو جائے گی، لیکن دل میں وہی نماز ہو جس کو پڑھنے کی تیاری ہے۔ (درمختار، شامی)

مسئلہ:۔ عورتوں کے لئے نیت باندھنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ دونوں ہاتھ کندھے تک اس طرح لے جائیں کہ ہتھیلیاں قبلہ رو ہوں اور دونوں ہاتھ سینے پر اس طرح باندھ لیں کہ بایاں ہاتھ نیچے ہو اور داہنا اوپر۔ (شامی)

تنبیہ:۔ نیت اور ہاتھ باندھنے کے درمیان کوئی دوسرا کام ہرگز نہ کریں ورنہ نیت بے کار ہو جائے گی۔ نیت باندھنے کو تحریمہ کہا جاتا ہے اور نیت باندھتے وقت جو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا جاتا

ہے اس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھ باندھ کر سب سے پہلے ثنا پڑھنا سنت ہے۔

ثنا:۔سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ۔

اس کے بعد۔اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم.اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھیں۔

اعوذ باللہ بسم اللہ۔کے بعد سورہ فاتحہ اس طرح پڑھیں کہ اس کا کوئی لفظ ہرگز نہ چھوٹے ، پھر کوئی سورہ یا کوئی بھی کم از کم تین آیت پڑھیں ، یا اتنی بڑی ایک ہی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو۔اس کے بعد رکوع کیلئے تھوڑا سا جھک جائیں (شامی) رکوع میں کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ العظیم کہیں پھر کھڑی ہو جائیں اور کھڑی ہونے میں اَللّٰھُمَّ رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْدُ ، پڑھیں۔پھر سجدے میں چلی جائیں اور لگا تار دو سجدہ کریں اور دونوں کے درمیان کچھ پڑھنا نہیں ہے (شامی)

سجدہ کرنے کا طریقہ:۔ بائیں پاؤں کو داہنی جانب نکال کر پیٹ کو ران سے چپکا دیں اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت زمین پر بچھا دیں اس طرح کہ پیشانی اور ناک کا نرم حصہ زمین سے لگ جائے۔عورتوں کے لئے سجدہ کا مسنون طریقہ یہی ہے (شامی)

سجدے میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الاَعْلٰی۔ کم از کم تین بار پڑھیں۔دونوں سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد کھڑی ہو جائیں اور پھر بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ یا تین آیتیں پڑھیں۔پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع اور دو سجدہ کریں۔اب ان دو سجدوں کے بعد التحیات پڑھنے کیلئے بیٹھ جائیں۔التحیات کو تشہد بھی کہا جاتا ہے۔

تشہد پڑھتے وقت بیٹھنے کا طریقہ:۔ تشہد پڑھتے وقت اس طرح بیٹھیں کہ بایاں پاؤں داہنی طرف نکال دیں اور سرین کو زمین پر رکھیں۔

التحیات کے الفاظ یہ ہیں:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

خیال رہے کہ تشہد کا کوئی لفظ ہرگز ہرگز نہ چھوٹے۔ اور لا الہ کہتے وقت داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچلی انگلی کا حلقہ بنا کر کلمہ والی انگلی کھڑا کر کے الا اللہ کہتے وقت چھوڑ دیں پھر ہتھیلی ران پر بچھا دیں۔

اب اگر دو رکعت والی فرض کی نماز ہے تو درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دیں اور اگر فرض چار رکعت والی نماز یا وتر تین رکعت والی ہے تو تشہد ختم کرتے ہی بلا تاخیر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائیں۔ فرض ہے تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر رکوع و سجدہ کریں اور چوتھی رکعت کیلئے کھڑی ہو جائیں پھر صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر رکوع سجدہ کر کے تشہد درود شریف دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

وتر ہے تو تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ یا تین آیت پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جا کر پھر سینے پر باندھ لیں۔ اور دعائے قنوت پڑھ کر رکوع و سجدہ کریں پر بیٹھ کر التحیات درود شریف دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیریں

درود شریف ان الفاظ میں پڑھنا افضل ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

دعائے ماثورہ کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَلا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

دعائے قنوت:

اَللّٰھُمَّ اِنَّانَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلانَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْرَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ.

مسئلہ:۔ درود شریف اور دعا ہر نماز میں سنت ہے لیکن وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ دعائے قنوت صرف وتر کی تیسری رکعت میں پڑھی جائے گی

نماز کی قسمیں اور ان کے پڑھنے کا بیان

نماز کی کل چار قسمیں ہیں (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) نفل

نماز فرض:۔ ہر مومن بالغ عاقل پر لازم ہے، بے عذر شرعی چھوڑنا حرام سخت گناہ ہے، اس کا انکار کفر ہے۔

دن رات میں کل سترہ رکعت نمازیں فرض ہیں۔

ظہر میں چار رکعت عصر میں چار رکعت مغرب میں تین رکعت عشا میں چار رکعت فجر میں دو رکعت۔

فرض نماز پڑھنے کا طریقہ: فرض نماز خواہ چار رکعت والی ہو خواہ تین اور دو رکعت

والی ،سب میں صرف پہلی دو رکعتوں میں قرآن پڑھنا فرض ہے،قرآن پڑھنے کا مطلب کم ازکم ایک آیت ہے۔

مسئلہ:۔ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں قرآن پڑھنا فرض نہیں ۔بس الحمد شریف کی مقدار کھڑا رہنا واجب ہے۔ہاں افضل یہ ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھ لے،اور سورہ بھی ملالے (رضویہ ج ۳ر۶۳۷) (یہ حکم منفرد کے لئے ہے عورت چونکہ ہمیشہ منفرد ہی رہتی ہے)

واجب نماز:۔ دن رات میں صرف تین رکعت واجب ہے ۔اس کا وقت بعد نماز عشا سے لے کر فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے ہے۔اس نماز کو نماز وتر کہتے ہیں۔

نماز وتر پڑھنے کا طریقہ:۔ تین رکعت وتر واجب کی نیت باندھے پھر دو رکعت جس طرح نماز فرض پڑھی جاتی ہے پڑھے یعنی پہلی اور دوسری دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورہ پڑھ کر قعدہ کرے قعدہ میں التحیات پڑھ کر سیدھے کھڑی ہوجائیں اب پھر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورہ پڑھ کر دونوں ہاتھ اللہ اکبر کہتی ہوئی کندھوں تک لے جائیں پھر ہاتھ باندھ لیں اب دعائے قنوت پڑھیں اور دعائے قنوت کے بعد رکوع سجدہ کرتی ہوئی قعدہ اخیرہ کریں پھر التحیات ،درود شریف ،دعا پڑھکر سلام پھیریں۔

سنت ونفل نمازوں کا بیان اوران کے پڑھنے کا طریقہ

سنت دو طرح کی ہوتی ہیں (۱) سنت موکدہ (۲) سنت غیر موکدہ، دونوں کے مسائل میں کچھ جگہوں پر فرق ہے البتہ سنت غیر موکدہ اور نفلوں کے مسائل یکساں ہیں۔

مسئلہ:۔ سنتوں اور نفلوں میں مطلق نماز پڑھنے کی نیت کافی ہے البتہ سنتوں کی نیت میں سنت رسول اللہ کا لحاظ کرلیں تو بہتر ہے۔

مسئلہ:۔ سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ساتھ سورہ ملانا یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ سنت غیر موکدہ اور نفلوں کی تیسری رکعت کے شروع میں ثنا تعوذ تسمیہ پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ:۔ سنت غیر مؤکدہ اور نفل چار رکعت والی ہو تو قعدہ اولی میں التحیات کے بعد درود شریف بھی پڑھنا سنت ہے (درمختار فتاوی رضویہ)

مسئلہ:۔ سنت موکدہ اگر چار رکعت والی ہے تو قعدہ اولی میں التحیات کے بعد درود شریف نہیں پڑھنا ہے بلکہ التحیات پڑھنے کے فوراً بعد تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہونا واجب ہے اور اللھم صل علی محمد کی مقدار دیر ہوئی تو قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

مسئلہ:۔ سنت موکدہ کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ سے پہلے ثنا و تعوذ و تسمیہ بھی نہیں پڑھنا ہے۔

مسئلہ:۔ نفل نماز کھڑی ہو کر شروع کیا پھر بیٹھ گئی یا بیٹھ کر شروع کی پھر کھڑی ہو گئی دونوں صورتیں جائز ہیں۔

مسئلہ:۔ نفل نماز میں چلتی ٹرین، بس پر بھی پڑھ سکتی ہیں بعد میں ان کا اعادہ یعنی دہرانا نہیں ہے، یہ اس وقت جبکہ سفر شرعی پر وطن چھوڑ کر نکلی ہوں، سواری کا جس طرف رخ ہو اسی طرف منہ کر کے نفلیں پڑھنا ہے خواہ سواری کا رخ قبلہ کی طرف ہو یا قبلہ کی طرف نہ ہو اس لئے کہ اس وقت استقبال قبلہ اور اتحاد مکان کی شرط نہیں (شامی)

مسئلہ:۔ نفل نماز شروع کر کے توڑ دیا تو اب واجب ہو گئی اس کو پھر سے پڑھنا واجب اگر نہیں پڑھا تو گنہگار ہوگی۔

مسئلہ:۔ سنت غیر موکدہ یا نفل چار رکعت کی نیت باندھی اور قعدہ اولی میں بیٹھنے سے پہلے توڑ دیا تو دو ہی رکعت کی قضا کرنا ہوگا اسی طرح اگر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہوئی اور نماز توڑ دی تو اس صورت میں بھی دو ہی رکعت کی قضا کرنا ہوگا اور اگر دو رکعت پر قضا نہیں کیا اور تیسری کیلئے کھڑی ہوئی اور نماز توڑ دیا تو اب چار رکعت کی قضا کرنا ہوگا۔

مسئلہ:۔ سنت غیر موکدہ یا نفل میں دو رکعت پر تشہد کیلئے تشہد کی مقدار بیٹھ کر نماز توڑ دی تو اس صورت میں قضا نہیں۔ لیکن نماز دہرانا واجب ہوگا اس لئے کہ تشہد چھوڑ دیا ہے۔

مسئلہ:۔ نفل اور سنت غیر موکدہ کا ہر قعدہ قعدہ اخیرہ ہے یعنی ہر قعدہ فرض ہے لہذا دو رکعت پر قعدہ بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہوگئی تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کرلیا ہو لوٹ آئے اور قعدہ کرے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے (درمختار)

مسئلہ:۔ دو رکعت نفل یا سنت غیر موکدہ کی نیت باندھی اور قعدہ بھول کر تیسری کے لئے کھڑی ہوگئی اور اس تیسری رکعت کو سجدہ سے مقید کر دیا واپس نہیں لوٹی تو یہ نماز فاسد ہوجائے گی، سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا (شامی)

مسئلہ:۔ چار رکعت کی نیت باندھی اور پہلا قعدہ کئے بغیر تیسری کے لئے کھڑی ہوئی اور تیسری رکعت کو سجدہ سے مقید کر دیا تو اب قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کر لے نماز ہوجائے گی۔ (شامی ۲/۲۵۵)

نماز تراویح کا بیان اور اس کا طریقہ

نماز تراویح جس طرح مردوں کے لئے سنت موکدہ ہے اسی طرح عورتوں کیلئے بھی سنت موکدہ ہے، اسکو چھوڑنا گناہ ہے۔

نماز تراویح کا وقت:۔ جس دن رمضان کا چاند نظر آئے اسی دن سے روزآنہ بعد فرض عشا سے لے کر صبح صادق تک ہے یعنی فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے۔

مسئلہ:۔ نماز تراویح عشا کی فرض کی بعد پڑھنا ہے، نماز وتر تراویح کے بعد ہوسکتی ہے اور تراویح سے پہلے بھی۔ (فتاوی عالمگیری ص ۱۱۵)

نماز تراویح کل بیس رکعت سنت موکدہ ہے۔ دو دو رکعت کی نیت باندھے، یعنی دو رکعت پر قعدہ کر کے سلام پھیر دے اس طرح بیس رکعت مکمل کر لے۔

مسئلہ:۔ بیسوں رکعت کی نیت ایک بار کر کے اور دو رکعت دو رکعت پر سلام پھیرتی رہیں

جب بھی کوئی حرج نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کریں۔

مسئلہ:۔ تراویح کی نماز عورتوں کو تنہا تنہا ہی پڑھنا ہے اس لیئے کے ان کے لئے جماعت مکروہ ہے (درمختار)

مسئلہ:۔ ہر چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں اتنی دیر تک خاموش بیٹھیں یا یہ دعا پڑھ لیں

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ
وَالْعَظْمَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ
الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ
وَالرُّوْحِ نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ نَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا
مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

مسئلہ:۔ نماز تراویح بیٹھ کر نہیں پڑھی جائیگی فرض واجب سنت کی طرح اسے بھی کھڑے ہو کر پڑھنا ہے۔

نوٹ:۔ عورتیں نماز تراویح اکثر چھوڑ دیتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ یہ صرف مردوں کے لئے ہے ایسا ہرگز نہیں تمام عورتوں کو تمام سنت مؤکدہ کی طرح اسکا بھی خیال رکھنا چاہئے اور اسے بھی رمضان شریف میں ضرور ادا کریں۔

اعتکاف:۔ عورت نے اگر گھر میں نماز کے لئے کوئی مخصوص جگہ بنا رکھی ہے تو اس کے لئے اسی جگہ اعتکاف مسنون ہے۔

نماز کے فرائض وواجبات کا بیان

نماز خواہ فرض ہو یا واجب یا سنت سب کے فرائض یکساں ہیں ہاں واجبات میں کچھ فرق ہے۔

فرائض نماز:۔ تمام نمازوں میں کل سات چیزیں فرض ہیں ان میں سے ایک بھی اگر چھوٹ جائے تو سرے سے نماز نہ ہوگی (۱) تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدۂ اخیرہ (۷) خروج بصنعہ۔

تحریمہ:۔ نیت کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر خارج نماز کی تمام چیزیں اپنے اوپر حرام کر لینے کا نام تحریمہ ہے۔

قیام:۔ اتنی دیر تک کھڑا ہونا جتنی دیر تک قرأت فرض ہے۔

قرأت:۔ قرآن مجید کے اتنے الفاظ جس میں دو یا دو سے زیادہ کلمات ہوں پڑھنا فرض ہے۔

رکوع:۔ مطلقاً جھکنا۔

سجدہ:۔ پیشانی کا زمین پر جمنا۔

قعدۂ اخیرہ:۔ نماز کی تمام رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات پڑھی جاسکے فرض ہے۔

خروج بصنعہ:۔ قعدہ اخیرہ کے بعد ایسا کوئی کام کرے جو نماز کے منافی ہو جیسے سلام کرنا، بات چیت کرنا، ہنسنا وغیرہ۔

نوٹ:۔ اوپر جو فرائض بیان کیے گئے ہیں ان کے کر لینے سے فرضیت تو ادا ہو جائیگی لیکن نماز کی تکمل کے لئے واجبات کی رعایت لازم اور ضروری ہے۔

واجبات نماز:۔ مندرجہ ذیل چیزیں ہر نماز میں واجب ہیں خواہ وفرض ہو، یا سنت یا واجب یا نفل۔

(۱) لفظ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھنا (۲) الحمد یعنی سورہ فاتحہ مکمل اسکی ہر ہر آیت بلکہ ہر ہر لفظ پڑھنا واجب ہے۔ (۳) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر سنت نفل کی تمام رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورہ ملانا یعنی ایک چھوٹی سورۃ یا تین آیتیں یا ایک ہی آیت جو تین چھوٹی

آیتوں کے برابر ہو، یا دو ایسی آیتیں ہو جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہوں۔(۴) الحمد کا سورہ سے پہلے ہونا اور ایک ہی بار ہونا واجب ہے۔(۵) الحمد اور سورہ کے درمیان کوئی اجنبی جملہ نہ ہونا۔(۶) قرأت ختم ہونے کے فوراً بعد رکوع کرنا۔

نوٹ:۔ الحمد کے بعد آمین کہنا اور سورۃ پڑھنے کیلئے بسم اللہ پڑھنا اجنبی جملہ نہیں ہے

(۷) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ کرنا، بیچ میں کوئی رکن فاصل نہ ہو(۸) قومہ یعنی رکوع کے بعد فوراً کھڑا ہونا(۹) جلسہ، دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔(۱۰) قعدۂ اولیٰ (۱۱) فرض اور وتر اور سنت مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا (۱۲) دونوں قعدوں یعنی قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ میں پورا تشہد پڑھنا(۱۳) نماز ختم کرتے وقت لفظ السلام دو بار کہنا، لفظ علیکم واجب نہیں (۱۴) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۵) دعائے قنوت پڑھنے کیلئے اللہ اکبر کہنا۔

نوٹ:۔ تمام نمازوں میں تکبیر تحریمہ اور وتر میں تکبیر قنوت کے علاوہ تمام تکبیریں خواہ رکوع کی ہوں یا سجدہ کی یا قیام کی سب کے سب سنت ہیں واجب نہیں نیز ان میں سے کسی میں رفع دین یعنی ہاتھ اٹھانا صحیح نہیں، ان تکبیروں کو تکبیرات انتقال بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۶) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا اور سجدہ دو بار ہونا۔(۱۷) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔(۱۸) چار رکعت والی نماز میں تیسری پر قعدہ نہ کرنا۔(۱۹) آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا۔(۲۰) دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین بار سبحان اللہ کی مقدار وقفہ کرنا۔(۲۱) تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ قومہ جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کی مقدار ٹھرنا۔

سجدہ سہو کے مسائل:۔

سجدہ سہو قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد بلکہ درود شریف بھی پڑھ لینے کے بعد۔ صرف داہنی طرف سلام پھیرے اور اس کے بعد پھر از سر نو تشہد، درود شریف، دعائے

ماثورہ سب پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔

مسئلہ:۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اگر سورت ملانا بھول گیا اور سجدہ میں یاد آیا تو واپس نہ ہو بلکہ قعدہ اخیرہ میں پہونچ کر سجدہ سہو کرلے، نماز ہو جائیگی۔

مسئلہ:۔ وتر سنت نفل کی کسی بھی رکعت میں اگر سورہ ملانا بھول گیا، تو اگر رکوع میں یاد آجائے تو لوٹ کر کھڑا ہو جائے اور سورہ پڑھے پھر رکوع کر کے اور قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کرلے، اور اگر سجدہ میں یاد آیا تو اب نہ لوٹے صرف قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کرلے نماز ہو جائے جائیگی۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ:۔ فرض کی اخیر دو رکعتوں میں (جبکہ چار رکعتیں فرض ہوں) صرف سورہ فاتحہ پڑھنا تھا لیکن بھول کر سورہ بھی ملا دیا تو اس سے کوئی حرج نہیں، نماز میں کوئی خرابی نہیں آئیگی۔

مسئلہ:۔ فرض چار رکعتیں ہیں، تو اخیر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کی مقدار کھڑا رہنا واجب سورہ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں بلکہ افضل ہے کہ خاموش نہ رہے سورہ فاتحہ پڑھ لے۔

مسئلہ:۔ چار رکعتیں فرض ہیں پہلے قعدہ میں بیٹھنا بھول گئی تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہوگئی تو اب واپس نہ لوٹے بلکہ قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کرلے، ہاں اگر کھڑی ہونے والی تھی بالکل کھڑی نہیں ہوئی تھی بلکہ بیٹھنے کے قریب تھی تو بیٹھ جائے اور اب سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں نماز بلا کراہت ہو جائے گی اور اگر **اللھم صلی علی محمد** تک یا اس سے بھی آگے پڑھ لیا پھر کھڑی ہوئی تو اب سجدہ سہو واجب ہے بے اس کے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گئی اور رکوع میں چلی گئی، تو اب لوٹنے کی ضرورت نہیں بس قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کرلے نماز ہو جائیگی۔

مسئلہ:۔ وتر میں دعائے قنوت تو پڑھ لی لیکن اس سے پہلے تکبیر کہنا بھول گئی، تو سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ:۔ نماز میں سورتوں کو بالترتیب پڑھنا واجب ہے یعنی الٹا پڑھنا حرام ہے کہ پہلے تَبَّتْ یَدَا پھر اِذَا جَاءَ۔ لیکن اگر کسی نے پڑھ دیا تو اس سے سجدہ سہو واجب نہیں۔ نماز بغیر سجدہ سہو ہی کے ہو جائے گی، لیکن ایسا کرنا گناہ ہے۔

مسئلہ:۔ تعدیل ارکان واجب ہے، یعنی اطمینان وسکون کے ساتھ ہر ہر رکن کو ادا کرنا۔ اگر کسی نے جلدی جلدی ادا کر دیا تو اس سے سجدہ سہو واجب تو نہیں لیکن ایسا کرنا گناہ ہے۔

مسئلہ:۔ کسی واجب کو اگر قصداً چھوڑا یا کسی فرض کو قصداً آگے پیچھے کیا تو سجدہ سہو سے بھی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ ثنا پڑھنے کے بعد اگر تین بار سبحان اللہ کی مقدار ٹھہری رہی یا الحمد پڑھنے کے بعد تین بار سبحان اللہ کی مقدار سوچتی رہی کہ کیا پڑھوں تو سجدہ سہو واجب ورنہ نماز صحیح نہ ہوگی

مسئلہ:۔ سجدہ سہو واجب نہ تھا لیکن جہالت میں سجدہ سہو کر لیا تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی نماز ہو جائیگی (فتاوی رضویہ)

مسئلہ:۔ سجدہ سہو کیلئے صرف ایک سلام ہے اگر دونوں طرف قصداً پھیر دیا اور سجدہ سہو کیا تو یہ صحیح نہ ہوگا، نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے (فتاوی رضویہ)

مسئلہ:۔ قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد بھول کر کھڑی ہو گئی، اور یاد آ گیا، تو لوٹ آئے یعنی فوراً بیٹھ جائے یوں ہی اگر رکوع میں یاد آ جائے جب بھی بیٹھ جائے پھر التحیات پڑھے بغیر بھی سجدہ سہو کر سکتی ہے جبکہ کھڑی ہو کر فوراً لوٹ آئی ہو اور سجدۂ سہو کے بعد جس طرح نماز پوری کی جاتی ہے پوری کرے۔

مسئلہ:۔ قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد بھول کر کھڑی ہو گئی اور پھر رکوع کے ساتھ ساتھ سجدہ بھی کر لیا تو اب وہ نماز باطل ہو گئی نماز پھر سے پڑھنا ہوگا (فتاوی رضویہ)

مسافر اور مقیم کے مسائل

۵۷ ½ میل تک کی دوری مسلسل سفر کرنا ہو تو سفر شرعی کہلائے گا، اور مسافر پر

نمازوں میں قصر واجب ہو جائیگا، اور یہ حکم آبادی سے باہر نکلتے ہی لاگو ہو جائے گا اور اس وقت تک لاگو رہے گا جب تک وطن واپس نہ آجائے یا کہیں چودہ دن سے زیادہ قیام کی نیت نہ کرلے۔

مسئلہ:۔ مسافر پر چار رکعت فرض دو رکعت واجب ہے، اگر پوری چار پڑھے گا تو نماز ہو جائے گی لیکن گنہگار ہوگا۔

مسئلہ:۔ مسافر جس راستے سے سفر کریگا قصر کے لیے وہی راستہ معتبر ہوگا۔

مسئلہ:۔ سفر شرعی طے کر کے وطن اقامت میں آیا تو اگر پندرہ دن کے اندر اندر پھر کہیں جانا ہے اگر چہ دو چار دس کلو میٹر ہی سہی قصر واجب ہوگا، ہاں اگر پندرہ دن سے پہلے کہیں نہیں جانا ہے تو اب قصر نہیں پوری پڑھنا ہوگا (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ:۔ سفر شرعی طے کر کے وطن اصلی میں آ گیا تو اب چاہے وطن اصلی میں ایک لمحہ ہی رہا ہو سفر شرعی ختم، نماز پوری پڑھنا واجب۔

وطن اصلی:۔ وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اسکے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں، یا وہاں سکونت اختیار کرلی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائیں گے۔

وطن اقامت:۔ وہ جگہ ہے کہ مسافر نے وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو (عالمگیری)

مسئلہ:۔ حالت سفر میں جو نمازیں قضا ہوئیں، گھر پہنچ کر انہیں دو ہی پڑھنا ہے چار نہیں، یوں ہی گھر پہ نمازیں قضا ہوئی تھیں حالت سفر میں پڑھنا چاہتے ہیں تو چار پڑھنا ہوگی۔

مسئلہ:۔ اسٹیشن جس جگہ آبادی میں ہو وہاں پہنچنے سے سفر شرعی شروع نہ ہوگا بلکہ گاڑی جب اسٹیشن چھوڑ کر آبادی سے الگ ہو جائے گی تب سفر شرعی شروع ہوگا، اسی طرح سفر شرعی سے واپسی میں جب اسٹیشن پر پہنچ جائیں تو سفر شرعی ختم، نماز پوری پڑھنا ہوگا، یہ اس

وقت جبکہ اسٹیشن وطن اصلی کا ہو۔

مسئلہ:۔ مسافر نے چار رکعت پڑھ لی اور قعدہ اولیٰ بھی بھول گیا، تو اس کی نماز باطل پھر سے پڑھے اور صرف دو پڑھے، ہاں اگر قعدہ اولی کر کے چار پڑھی ہوتی ، تو نماز ہو جاتی، لیکن ایسا کرنا گناہ ہے۔

مسئلہ:۔ سنتوں نفلوں میں قصر نہیں ، ہاں اگر اطمینان وسکون اور فرصت نہ ہو تو بالکلیہ معاف ہیں۔

مسئلہ:۔ مسافت سفر کا ارادہ متصل ہو اس وقت نمازوں میں قصر ہوگا مثلاً کسی کا ارادہ ہے کہ ۵۰ رکلومیٹر پر قیام کرنا ہے پھر آگے جانا ہے تو اس صورت میں سفر شرعی نہ ہوگا اس میں قصر بھی نہیں (فتاویٰ رضویہ)

☆ عورت بیاہ کر سسرال گئی اور سسرال میں رہنے سہنے لگی تو میکا اس کیلئے وطن اصلی نہ رہا یعنی سسرال اگر ۹۲ رکلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور یہاں سے سفر کر کے میکے میں پندرہ دن سے کم کی نیت کر کے ٹھہر نے کے لئے آئی تو میکے میں نماز میں قصر کریگی (بہار شریعت)

☆ میکے میں زیادہ رہتی ہے سسرال میں عارضی طور پر جاتی ہے تو میکے پہنچتے ہی سفر ختم ہو جائے گا اب میکے میں نمازیں پوری پڑھنا ہوگا (بہار شریعت)

☆ عورت اپنے شوہر کے ساتھ سفر میں ہے تو منزل پر قیام سے متعلق اپنے شوہر کے تابع ہوگی شوہر اگر بتادے کہ پندرہ دن سے کم میں روانگی ہو جائے گی تو عورت کو بھی اس دوران قصر کرنا ہوگا۔

☆ اگر کسی مقام اقامت سے خاص ایسی جگہ کے قصد سے چلے جو سفر شرعی کی مسافت کے فاصلے پر ہو تو اگر چہ بیچ میں کہیں ضمنی طور پر دو ایک روز ٹھہر نے کی نیت ہو قصر ہی پڑھنا ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۶۵۸ ج ۳)

☆ وطن اقامت میں پندرہ دن ٹھہر نے کی نیت ہو چکی ہے لیکن چودہ دن کے اندر ہی

پھر کہیں نکلنے کا پروگرام بن گیا تو جب تک اس دوسرے پروگرام کے تحت سفر شروع نہ ہو جائے نماز میں قصر نہیں۔ پوری پڑھنا ہوگا۔

مکروہات نماز

مکروہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) **مکروہ تحریمی** :۔ اس سے نماز کا دوہرانا واجب ہوتا ہے اگر نہ دوہرائے تو نمازی گنہگار ہوتا ہے۔

(۲) **مکروہ تنزیہی** :۔ کہ اس سے نماز کا دوہرانا واجب نہیں ہوتا لیکن ناپسندیدہ ہوتا ہے۔ نیچے مکروہ تحریمی بیان کئے جاتے ہیں۔ نمازیوں کو ان باتوں پر بہت دھیان دینا چاہیے، اکثر لوگ غفلت اور لاپرواہی کرتے ہیں۔

(۱) کپڑے یا کسی عضو یا سر کے بال وغیرہ یا بدن کے ساتھ کھیلنا

(۲) کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا اگرچہ گرد سے بچانے کیلئے یا بلاوجہ ایسا کرے

(۳) پاخانہ یا پیشاب زور کا لگا ہو تو اس حال میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۴) سجدے یا قدم کی جگہ سے کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، لیکن اگر ہٹائے بغیر سجدہ بطریقہ سنت نہ ہو سکے گا تو ایک بار اجازت ہے۔ (۵) انگلیاں چٹکانا (۶) انگلیوں کی قینچی باندھنا (۷) کمر پر ہاتھ رکھنا (۸) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا، پورا چہرا پھر جائے یا بعض چہرا

(۹) تشہد کے وقت یا دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں کتوں کی طرح بیٹھنا۔

(۱۰) کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ :۔ نمازی نماز پڑھ رہا تھا کہ کوئی کوئی خود ہی اسکی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا تو اسکی نماز مکروہ تحریمی نہ ہوگی البتہ وہ شخص جو منہ کر کے بیٹھا ہے گنہگار ہوگا۔

(۱۱) ناک منہ کو کپڑے میں چھپائے رکھنا۔

(۱۲) بے ضرورت کھانسنا کھنکار نکالنا۔ (۱۳) بالقصد جماہی لینا۔لیکن اگر اضطراراً آگئی تو حرج نہیں۔مگر اس وقت بھی روکنا مستحب ہے، جماہی روکنے کیلئے منہ پر ہاتھ رکھ سکتا ہے۔(۱۴) جس کپڑے میں جاندار کی تصویر ہو یا لٹکی ہو یا سجدہ کی جگہ پر ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔یوں ہی نمازی کے آگے دائیں بائیں جاندار کی تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں پڑ رہا ہے بلکہ پاؤں کی جگہ پر ہے تو کراہت نہیں۔ (۱۵) الٹا قرآن مجید پڑھنا (۱۶) نمازی کے سامنے قبر کا ہونا جبکہ بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو (۱۷) کفار کے عبادت خانے میں (۱۸) الٹا کپڑا پہننا یا الٹا کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھنا۔

مسئلہ:۔تصویر ذلت کی جگہ ہو یا چھپی ہو یا اتنی چھوٹی ہے کہ کھڑے ہو کر دیکھنے سے اعضا کی تفصیل کا پتہ نہ چلے تو ایسی جگہ نماز میں کراہت نہیں۔

مسئلہ:۔تصویر کا سر اڑا دیا ہو یا مٹا دیا ہو جب بھی کراہت نہیں۔

مسئلہ:۔ہاتھ یا بدن یا جیب میں تصویر ہو لیکن چھپی ہوئی ہو تو ان صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔

مسئلہ:۔چادر صرف کندھے سے اوڑھنا۔سر سے نہ اوڑھنا نماز میں مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ:۔سامنے یا دائیں بائیں چھوٹا یا بڑا آئینہ ہو تو نماز میں کوئی کراہت نہیں۔

مسئلہ:۔نمازی کے آگے سے کوئی گزرے تو نمازی کی نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ہاں گزرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

مسئلہ:۔نمازی کے ٹھیک سامنے اگر کوئی کھڑا ہو یا بیٹھا ہو تو اس کو دائیں بائیں چلے جانے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ یہ مرور یعنی گزرنا نہیں بلکہ کسی جانب اٹھ کر چلنا ہے۔

قضا نمازوں کے مسائل

قضا نماز والے آدمی دو طرح کے ہوتے ہیں صاحب ترتیب، غیر صاحب ترتیب دونوں کے مسائل میں فرق ہے۔

صاحب ترتیب:۔ وہ شخص ہے جس کے ذمے صرف چھ فرض نمازوں سے کم ہی قضا ہوں

غیر صاحب ترتیب:۔ وہ شخص ہے جس کے ذمہ چھ نمازیں یا اس سے زائد قضا ہوں

مسئلہ:۔ اگر پانچ نمازیں صرف قضا ہیں تو آدمی صاحب ترتیب ہے اور چھ پوری ہو گئی کہ چھٹی نماز کا بھی وقت نکل گیا تو آدمی صاحب ترتیب نہ رہا۔

مسئلہ:۔ قضا نمازوں کیلئے کوئی وقت متعین نہیں عمر میں جب بھی ادا کریگا بری الذمہ ہو جائیگا البتہ مکروہ وقتوں میں ادا کرنا جائز نہیں اگر کوئی پڑھے گا تو نماز ذمہ سے ساقط تو ہو جائیگی لیکن گنہگار رہو گا۔

مسئلہ:۔ صاحب ترتیب پر واجب ہے کہ پہلے قضا نمازیں پڑھیں پھر بعد میں وقتی نماز اگرچہ جماعت چھوٹ جائے۔ ورنہ وقتی نماز ادا نہ ہو گی۔

مسئلہ:۔ وقت بہت تنگ ہے تو صاحب ترتیب اگر قضا پڑھے بغیر وقتی پڑھیگا تو وقتی اس صورت میں ادا ہو جائیگی یو ہیں قضا نمازیں یاد نہ رہیں اور وقتی پڑھلی تو اس صورت میں بھی وقتی ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ:۔ وقت میں گنجائش ہو اور قضا نمازیں یاد بھی ہوں پھر بھی صاحب ترتیب شخص نے وقتی پڑھی تو اس کی وقتی نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ:۔ غیر صاحب ترتیب وقت میں گنجائش ہو قضا نمازیں یاد ہوں پھر بھی وقتی پڑھے تو اس کی وقتی ادا ہو جائیگی۔

قضاء عمری:۔ اسلامی مائیں اور بہنیں! زندگی کا کوئی ٹھکانا نہیں موت کو ہمیشہ یاد رکھو۔

کیا ٹھکانہ ہے زندگانی کا　　　آدمی بلبلہ ہے پانی کا

پیارے اسلامی بھائیو! بہنو!

نماز کی اہمیت اور اس کی فرضیت کون نہیں جانتا کہ بالغ ہوتے ہی ہر مؤمن پر فرض قطعی ہے چھوڑنے والا گنہگار سخت گنہگار، مستحق نار لیکن افسوس صد افسوس بالغ ہونے

کے بعد کتنے دن کتنے ماہ کتنے سال گزر گئے ہم میں سے کتنے اسلامی بھائی اسلامی بہنیں اسلامی مائیں ایسی ہیں کہ ایک وقت کی بھی نماز ادا نہیں کی خدارا جبار و قہار کی سخت گرفت سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ ۔اب بھی وقت ہے جلدی کیجئے جلدی رحمان ورحیم کی بارگاہ رحمت آواز دے رہی ہے رب کی پناہ میں آجاؤ اس کی بارگاہ میں آؤ صدق دل سے توبہ کرو اور اپنی گزری ہوئی زندگی کا حساب لگاؤ ایک ایک دن میں کتنے کتنے گناہ نا قابل شمار خدا کی پناہ میدان محشر میں کس منہ سے جاؤ گے رسول رحمت کو کیا جواب دو گے للہ یادرکھو رب کے حضور جانا ہے جانے کے لائق بنو ورنہ میدان قیامت میں روز حساب کوئی پرسان حال نہ ہوگا جلدی کیجئے جلدی اگر اب بھی آپ نے نماز شروع نہیں کی ہے تو شروع کر دیجئے اور اپنی گزری ہوئی زندگی کے دن جوڑ ڈالئے اور جو لوگ پڑھ رہے ہیں وہ بھی غور کریں کہ بالغ ہونے کے کتنے دن بعد نمازیں پڑھنا شروع کی ہے وہ بھی حساب لگالیں پھر جتنی جلد ہو سکے قضا نمازیں ادا کریں ضروریات زندگی سے فارغ ہونے کے بعد قضا نمازوں کو اپنے ذمہ سے اتارنے میں مصروف رہیں بلکہ نفلوں اور سنت غیر مؤکدہ کی جگہوں پر بھی قضا نمازیں ہی پڑھیں ورنہ یادرکھیں اگر قضا نمازیں ذمہ رہ گئی تو نفلیں کام نہ آئیں گی تو لیجئے ایک دن کی کل بیس رکعتیں ہوتی ہیں جن کا ادا کرنا واجب رہتا ہے۔

مسئلہ:۔ سنتوں اور نفلوں کی قضا نہیں صرف فرض اور وتر کی قضا ہے۔

آسان طریقہ:۔ ہر وقتی نماز کے وقت اس وقت کی ایک دن دو دن یا جتنے دن کی چاہے قضا پڑھ ڈالے مثال کے طور پر فرض پڑھنے کے لئے تیار ہے تو اتنے سویرے کہ خوب ٹائم ملے تو پہلے قضا پڑھنا شروع کرے دو دو رکعت فرض فجر کی نیت سے دل میں یہ نیت کرلے کہ فجر کی قضا پڑھنے جا رہی ہوں جو سب سے پہلے والی قضا ہے دو دو رکعت کر کے اگر دس رکعت پڑھے گی تو پانچ دن کی فجر کی قضا ہوگئی لیکن وقتی فرض فجر اور سنت سے

پہلے ہی پڑھے بعد میں پڑھنا ممنوع ہے۔

اسی طرح ظہر پڑھنے کی تیاری ہے تو چاہے فرض ظہر سے پہلے یا فرض ظہر کے بعد چار چار رکعت کی نیت سے کل بیس رکعت پڑھ ڈالے یہ پانچ دن کی ظہر کی قضا ہوگئی اسی طرح نماز عصر پڑھنے جائے تو اس میں فرض عصر سے پہلے ہی چار چار رکعت کی نیت کل بیس رکعت پڑھ ڈالے اب یہ پانچ دن کے عصر کی قضا ہوگئی اسی طرح مغرب پڑھنے جائے تو بعد نماز مغرب تین تین رکعت کی نیت سے کل پندرہ رکعت پڑھ ڈالے تو یہ مغرب کی پانچ دن کی قضا ہوگئی۔

اسی طرح عشا پڑھنے جائے تو نماز عشا سے پہلے یا بعد میں چار رکعت فرض عشا پھر تین رکعت وتر جو سب سے پہلے قضا ہے پھر اسی طرح چار رکعت فرض عشا اور اس کے بعد ہی فوراً تین رکعت وتر اسی طرح انچ مرتبہ تو پانچ دن کے عشا اور وتر کی قضا ہو جائیگی۔

مذکورہ بالا طریقے پر اگر آپ عمل کرلیں تو چھ دن میں ایک مہینے کی قضا سے آپ بری ہو جائیں گی یعنی ہر چھ دن پر ایک مہینے کی قضا سے آپ سبکدوش ہوتی رہیں گی خدا توفیق دے۔

قضا عمری کی نیت:۔

یوں کرے کہ میں نے سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی پڑھنے کی نیت کی۔ یا سب سے پہلی ظہر جو مجھ سے قضا ہے پڑھنے کی نیت کی واسطے اللہ کے منھ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

آسانی کی چند اور صورتیں:۔

مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ نے آسانی کی چار صورتیں ارشاد فرمائی ہیں تاکہ لوگ بآسانی اپنے اہم فریضے سے سبکدوش ہوسکیں۔ ذیل میں تحریر ہیں۔

اول:۔ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سبحان اللہ تین مرتبہ کہکر

رکوع میں چلی جائیں مگر یہاں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سیدھے کھڑے ہو کر سبحان اللہ شروع کریں اور کھڑے کھڑے ہی سبحان اللہ پورا کریں پھر سر جھکائیں۔

نوٹ:۔ وتر کی قضا میں کوئی تخفیف نہیں تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورت پڑھنا ضروری ہے۔

دوم:۔ رکوع وسجود کی تسبیحات صرف ایک ایک بار کہیں لیکن تسبیح رکوع یا سجدہ میں پہنچنے کے بعد ہی کہیں۔ ایسا نہ ہو کہ رکوع وسجدہ میں آتے جاتے کہیں۔

سوم:۔ نماز فجر میں التحیات کے بعد صرف مختصر درود شریف پڑھیں اللھم صل علی محمد و آلہ پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ یوں ہی نماز عصر ظہر مغرب عشا و وتر میں پچھلی التحیات کے بعد صرف وہی مختصر درود شریف پڑھ کر ہی سلام پھیر دیں۔

چہارم:۔ نماز وتر کی قضا میں دعائے قنوت کی جگہ صرف رب اغفرلی، تین بار یا صرف ایک بار کہہ کر رکوع کریں۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ ج ۳/۶۲۱)

روزے کا بیان

نماز کی طرح روزہ بھی عاقل بالغ مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔

روزہ:۔ قصداً کھانے پینے جماع سے مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔

روزے کل چھ طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) نفل (۵) مکروہ تنزیہی (۶) مکروہ تحریمی۔

(۱) فرض: ماہ رمضان کے روزے یا ماہ رمضان کے روزوں کی قضا یا کفارے کا روزہ۔

(۲) واجب:۔ منت کا روزہ یعنی اللہ کے لئے روزہ کی منت مانا تو یہ روزہ واجب کہلائے گا

(۳) سنت:۔ یوم عاشورا کا روزہ اور اس کے پہلے نویں کا بھی۔

(۴) نفل :۔ وہ روزے جو ان کے علاوہ رکھے جائیں سب نفلی روزے ہوں گے۔

(۵) مکروہ تنزیہی :۔ صوم وصال یعنی روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے، اسی طرح ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(۶) مکروہ تحریمی :۔ عید کے دن کا روزہ پھر نویں ذی الحجہ سے تیرہویں ذی الحجہ تک کے روزے مکروہ تحریمی ہیں۔ یعنی جو ان ایام میں روزے رکھے گی گنہگار ہوگی۔

روزے کی نیت :۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، یوں زبان سے کہہ لینا افضل ہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَداً لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

روزے کی نیت کا وقت :۔ سورج ڈوبنے کے بعد سے لیکر ضحوہ کبریٰ تک ہے، اس وقت تک جب بھی نیت کرلے آنے والے دن کا روزہ معتبر ہوگا (درمختار، شامی)

ضحوۂ کبریٰ :۔ وقت صبح اور وقت غروب آفتاب جمع کر کے آدھا کریں پھر اس آدھے میں چھ گھنٹہ بڑھادیں پھر اتنا وقت ضحوہ کبریٰ ہوگا۔

ضحوہ کبریٰ سے پہلے پہلے نیت ہوجانا ضروری ہے اگر ٹھیک اس وقت یا اس کے بعد نیت کیا تو روزہ نہ ہوگا۔

نیت کا یہ وقت روزے کی تمام اقسام کے لئے ہے۔

مسئلہ :۔ سورج ڈوبنے سے پہلے کسی نے نیت کی کہ کل روزہ رکھوں گی تو روزہ صحیح نہ ہوگا

مسئلہ :۔ ضحوہ کبریٰ سے پہلے دن نکلنے کے بعد نیت کی تو ضروری ہے کہ صبح صادق ہی سے روزہ دار ہونے کی نیت کرے ایسا نہیں کہ اب اس وقت سے روزہ دار ہوں، اگر ایسا کیا تو روزہ نہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ سورج نکلنے کے بعد نیت اسی وقت معتبر ہوگی جبکہ صبح صادق کے بعد سے اب تک روزہ توڑنے والا کوئی کام نہ کیا ہو۔

مسئلہ :۔ عورت نے تنہا رمضان شریف کا چاند دیکھا اور شرعی شہادت سے چاند دیکھنا

ثابت نہ ہوسکا حکم یہی ہے کہ وہ اس دن روزہ رکھے (عالمگیری)

مسئلہ:۔ ۲۹ر یا ۳۰ر رمضان کو دن ہی میں چاند دیکھ لیا تو اسی وقت روزہ افطار کرنا جائز نہیں، اگر اسی وقت افطار کرلیا تو روزہ فاسد ہوجائیگا اسکی قضا کرنا ہوگا۔

مسئلہ:۔ نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تو اسکی قضا واجب کفارہ واجب نہیں، یوں ہی نفلی روزہ رکھا تھا کہ دن میں حیض آگیا تو اس روزے کی بعد میں قضا کرنا ہوگا (درمختار)

مسئلہ:۔ عورت بغیر شوہر کی اجازت کے نفل اور منت کے روزے نہ رکھے، اگر بغیر اسکی اجازت کے رکھ لیا تو شوہر تڑوا سکتا ہے (شامی)

مسئلہ:۔ رمضان کے روزے یوں ہی رمضان کے روزوں کی قضا کے لیے شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں منع کرے جب بھی رکھنا لازم اور فرض (درمختار)

مسئلہ:۔ بچہ کو روٹی یا کوئی دوسری چیز دانتوں سے چبا کر کھلانے میں کوئی حرج نہیں، عورت کے روزے پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ لیکن خیال رہے کہ اس کا کوئی حصہ حلق سے نیچے نہ جائے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ منت کے روزے بھی رکھنا واجب ہے جس نے روزے کی منت مانی اور نہ رکھا گنہگار ہوگی۔ منت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اللہ کے لئے اتنے روزے رکھوں گی۔ کام پورا ہوجانے پر روزے رکھنا واجب۔ کام پورا نہ ہو تو روزے رکھنا واجب نہیں۔ دوسری منت اس طرح کہ میں اللہ کے لئے اتنے روزے رکھوں گی تو اسے پورا کرنا بہرحال واجب ہوگا۔

مسئلہ:۔ ایسی بوڑھی عورت کہ روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہیں رہی تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلائے یا صدقہ فطر کا غلہ صدقہ کرے (درمختار)

مسئلہ:۔ ایام حیض ونفاس یعنی ماہواری کے دنوں میں روزے رکھنا صحیح نہیں ان ایام میں

روزے نہیں رکھے جائیں گے بعد میں قضا کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ:۔ صبح صادق سے پہلے ماہ واری ختم ہو جائے تو اس دن کا روزہ رکھنا فرض ہوگا روزہ بغیر غسل کئے بھی صحیح ہوگا۔

مسئلہ:۔ دن میں ناپاک رہنے سے روزہ کے صحیح ہونے میں کوئی فرق نہ پڑیگا اگر چہ بلا وجہ شرعی ناپاک رہنا جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ رمضان کا روزہ رکھ کر قصداً کھالیا کچھ پی لیا، صحبت کرلی تو کفارہ اور قضا دونوں لازم ہے کفارہ اور ایک روزے کی قضا کل لگاتار پے در پے اکسٹھ روزے رکھنا ہوگا۔

مسئلہ:۔ حالت حمل میں اگر پیٹ کے بچہ کو روزہ رکھنے سے نقصان کا خطرہ ہو تو روزہ چھوڑ دے بعد میں قضا کرلے (عالمگیری)

مسئلہ:۔ بیماری والے خون کے ایام میں روزہ رکھنا ہوگا چھوڑ کر قضا کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ برے خواب اور احتلام سے روزے پر کوئی اثر نہ پڑیگا۔

مسئلہ:۔ سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے جماع میں مشغول ہوئی اور وقت ختم ہوتے ہی جدا ہوگئی تو کوئی بات نہیں اور اس کے بعد بھی اسی حالت میں رہی تو میاں بیوی دونوں پر اس دن کے روزے کی قضا واجب ہے ہاں کفارہ لازم نہیں (شامی)

مسئلہ:۔ تل یا تل کے برابر کھانے کی کوئی چیز باہر سے منہ میں ڈالکر بغیر چبائے نگل لیا تو روزہ گیا کفارہ اور قضا واجب۔ یعنی کل ساٹھ روزے کفارے کے اور ایک روزہ قضا کا، کل اکسٹھ روزے۔

مسئلہ:۔ شوہر کھانے میں نمک کی زیادتی کمی پر غصہ کرتا ہے تو عورتوں کو نمک چکھنے کی اجازت ہے لیکن اس کا تھوک فوراً تھوک دیں (فتاویٰ خانیہ علی ھامش ھندیہ ا/ص ۲۰۴)

وہ صورتیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے کفارہ نہیں

☆ عورت نے شرمگاہ میں پانی یا تیل ٹپکایا تو روزہ ٹوٹ جائے گا (عالمگیری ص ۲۰۴)

☆ عورت نے شرمگاہ میں روئی یا کپڑا رکھا اور اندر کردیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار، عالمگیری)

☆ کان میں تیل ڈالا یا چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا (عالمگیری)

☆ کلی کر رہی تھی کہ پانی حلق سے نیچے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور وہ دماغ تک چڑھ گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (عالمگیری)

☆ دوسرے کا تھوک نگل لیا یا اپنا تھوک ہاتھ پر رکھ کر نگل لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن اگر شوہر یا اپنے کسی بھی عاشق محبوب کا تھوک حصول لذت کے لئے نگل لیا تو روزہ گیا قضا اور کفارہ دونوں لازم (شامی)

☆ منہ میں رنگین ڈورہ لیا تھوک رنگین ہو گیا اور تھوک نگل لیا روزہ ٹوٹ گیا (عالمگیری)

☆ مباشرت فاحشہ سے انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا یعنی میاں بیوی نے آپس میں کھیل کود کی اور دخول نہ ہوا پھر بھی انزال ہو گیا تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ حیض و نفاس والی دن کے کسی حصہ میں پاک ہوگئی تو اس دن کے روزے کی قضا لازم ہے۔ (بہار شریعت)

☆ کچے چاول۔ دال۔ جو کے کھانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا قضا لازم کفارہ واجب نہیں (عالمگیری)

☆ کھڑا پستہ، اخروٹ، بادام، چنا نگل لیا تو صرف قضا واجب کفارہ لازم نہیں (عالمگیری)

☆ بھول کر کھایا پیا معلوم تھا کہ روزہ اس سے نہیں ٹوٹا پھر اس کے بعد کچھ کھایا پیا تو

صرف قضا لازم کفارہ نہیں (شامی)

☆ نمک زیادہ کھایا تو صرف قضا واجب اور اگر نمک تھوڑا سا کھایا تو قضا و کفارہ دونوں لازم (عالمگیری)

☆ مٹی کھانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن صرف قضا لازم کفارہ لازم نہیں (عالمگیری)

وہ صورتیں جن سے روزہ ٹوٹتا ہے
نیز قضا و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں

(۱) کوئی ایسا فعل کیا جس سے روزہ ٹوٹنے کا گمان نہیں ہوتا ہے لیکن غلطی سے یہ سمجھا اور کھانا پینا شروع کر دیا تو قضا و کفارہ دونوں لازم (درمختار) مثلاً شوہر نے بیوی کو بغل میں لٹا لیا بوسہ لیا لیکن انزال نہ ہوا یوں ہی سرمہ لگایا، یا غیبت کیا۔

(۲) احتلام ہوا، اسے معلوم تھا کہ احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا پھر کھانا پینا شروع کر دیا قضا اور کفارہ دونوں لازم۔ (شامی)

(۳) عاشق یا محبوب کا تھوک نگل لیا تو قضا و کفارہ دونوں لازم (شامی)

(۴) وہ ساگ جو کچا بھی کھایا جاتا ہے اسکے کھانے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم مثلاً چنے مٹر کے ساگ، مولی کے ساگ۔

(۵) قصداً جماع کرنے، کھائی جانے والی چیز کھانے یوں ہی پی جانے والی چیز کے پینے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم (درمختار)

(۶) وہ مٹی کہ جس کی کھانے کی عادت پڑ گئی ہے اس کے کھانے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم۔ (عالمگیری)

(۷) عورت نے نابالغ یا مجنون سے وطی کرائی تو عورت پر قضا و کفارہ واجب ہے۔ یوں ہی کسی بالغ کو وطی کے لئے مجبور کیا تو اس صورت میں بھی صرف عورت پر کفارہ لازم، مرد پر کفارہ لازم نہیں، صرف قضا لازم ہے۔ (عالمگیری)

زکوۃ کا بیان

نماز کی طرح زکوٰۃ بھی ہر مسلمان عاقل بالغ مالک نصاب پر سال میں ایک بار فرض ہے۔خواہ وہ مرد ہو یا عورت ادا نہ کرنا حرام سخت گناہ ہے۔

مالک نصاب وہ مرد یا عورت ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کا مالک ہو یا ان کی قیمتوں کا پورے طور پر مالک ہو۔

مسئلہ:۔عورتوں کو جو زیورات ان کے میکہ سے ملتے ہیں سب ان کی ملک میں ہیں اور وہ ان کی مالکہ ہیں اسی طرح جہیز کے سامان کی بھی وہ مالکہ ہیں۔لہذا وہ یورات اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ رہے ہوں تو سال گزرنے کے بعد ان کی زکوٰۃ ادا کرنا عورت ہی پر فرض ہے۔

نوٹ:۔ایسی عورتوں پر ایام قربانی میں قربانی بھی واجب ہے اگر قربانی نہ کریں گی تو گناہ گار ہوں گی۔

واضح رہے کہ قربانی واجب ہونے کے لئے مال پر سال گزرنا بھی ضروری نہیں ہے اور نہ مال نامی ہونا ضروری۔

مسئلہ:۔عورت یا مرد مالک نصاب اس وقت ہوگا جب مال نصاب حاجت اصلیہ کے علاوہ ہو حاجت اصلیہ کے سامان مال نصاب نہ بنیں گے اگر چہ وہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کی قیمت یا اس سے بھی زائد کو پہنچ جائیں۔

حاجت اصلیہ:۔وہ سامان زندگی جس کی زندگی بسر کرنے کے لئے آدمی کو ضرورت ہو جیسے رہنے کا مکان، جاڑے گرمی میں پہننے کے کپڑے،گھریلو استعمال کے سامان، سواری کے سامان مثلاً سائیکل،موٹر سائیکل،گاڑی،گھوڑا وغیرہ۔یوں ہی کپڑا سلنے اور کپڑا بنانے کی مشینیں،پاور لوم وغیرہ۔

مسئلہ:۔ زکوٰۃ مسلم فقیر کو مکمل مالک بنا دینے سے ہی ادا ہوگی کافر یا مرتد کو زکوٰۃ ہرگز نہ دیں کہ سرے سے ادا ہی نہ ہوگی۔

کافر:۔ اس انسان کو کہتے ہیں جو ضروریات دین میں سے کسی بھی ضرورت دین کا منکر ہو جیسے ہندوستان کے غیر مسلم۔

مرتد:۔ اس انسان کو کہتے ہیں جو پہلے مسلمان رہا ہو بعد میں کسی کفر کے سرزد ہونے کی وجہ سے خارج از اسلام ہو گیا ہو۔ جیسے شیعہ، دیوبندی، وہابی، بوہری وغیرہ

مسئلہ:۔ زکوٰۃ کا مال مسجد مدرسہ کی تعمیر میں یوں ہی کسی مردہ کی تجہیز و تکفین میں صرف نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی نے خرچ کیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (درمختار)

فائدہ:۔ بعض لوگ زکوٰۃ کے مستحق ہوتے ہیں لیکن زکوٰۃ کے نام پر مال دیا جائے تو ہرگز نہ لیں گے شرم و عار محسوس کرتے ہیں ایسے لوگوں کو زکوٰۃ کی نیت سے مال زکوٰۃ تحفہ، عیدی، قرض کہکر دیدیں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۲۴/۵، عالمگیری)

مسئلہ:۔ کسی مستحق زکوٰۃ پر آپ کا قرض ہے زکوٰۃ کی نیت سے اسے مالک بنا دیں پھر واپس لے لیں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی (بہار شریعت ۲۴/۵)

مسئلہ:۔ عورت شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی اور نہ ہی شوہر عورت کو زکوٰۃ دے سکتا ہے (درمختار)

مسئلہ:۔ بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی، کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جائیگی، بہو اور داماد کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے، یوں ہی بھائی بہن مستحق زکوٰۃ ہوں تو انہیں بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

☆ جہیز کے سامان میں سونے چاندی کے زیور کے علاوہ کچھ ایسے قیمتی سامان ہیں جو حاجت اصلیہ سے زائد ہیں اور ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جا رہی ہے تو ان سامانوں کی زکوٰۃ واجب نہیں البتہ ایسی عورت ان سامانوں کی وجہ سے مستحق زکوٰۃ نہیں یعنی وہ زکوٰۃ نہیں لے سکتی (بہار شریعت)

☆ سونے چاندی کے علاوہ ایسے قیمتی سامان جو حاجت اصلیہ سے زائد ہوں اور ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ یا اس سے زائد ہو تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں لیکن ان سامانوں کی وجہ سے صدقۂ فطر اور قربانی واجب ہو جائیگی نیز ایسا شخص زکوٰۃ نہیں لے سکتا (بہار شریعت

☆ جس کے پاس نصاب کی قیمت یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کی قیمت کا بالغ ہو اسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں (عالمگیری)

☆ جس عورت یا مرد کے پاس اتنا کھیت ہو کہ اس کھیت کی پیداوار اہل وعیال کو سال بھر کے لئے کافی ہو مزید اتنا غلہ سال بھر کھانے پینے کے بعد بچ رہے جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو وہ زکوٰۃ نہیں لے سکتا ایسے شخص کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی (عالمگیری، بہار شریعت ج ۵ / ص ۶۲)

☆ مہر کی رقم شوہر کے ذمہ باقی ہے اور وہ بقدر نصاب ہے تو جب تک تو ہر عورت کو سپرد نہ کردے عورت مالک نصاب نہیں (بہار شریعت ص ۶۲ / جوہرہ نیرہ)

☆ عورت اگر مالک نصاب ہے یعنی اس کے پاس حاجت اصلیہ کے علاوہ سونا چاندی یا کوئی دوسرا قیمتی سامان جو بقدر نصاب قیمت کا ہے تو ایسی عورت پر خود صدقۂ فطر واجب ہے اور قربانی بھی واجب ہے۔

☆ نابالغ مجنون پاگل اولاد کا صدقۂ فطر ماں پر واجب نہیں بلکہ بذمہ باپ واجب ہے باپ موجود نہ ہو جب بھی ماں کے ذمہ ان کا صدقۂ فطر واجب نہیں ماں مالک نصاب ہونے کے باوجود ان کا صدقۂ فطر ادا نہ کرے تو گنہگار نہ ہوگی (شامی)

حج کا بیان

جس طرح نماز روزہ زکوۃ اسلام کا فریضہ ہے اسی طرح حج بھی اسلام کا فریضہ ہے حج جس طرح صاحب استطاعت مرد پر فرض اسی طرح صاحب استطاعت عورت پر

بھی فرض ہے۔

عورت جوان ہو یا بوڑھی اس پر ادائیگی حج کیلئے سب سے اہم اور بنیادی شرط یہ ہے کہ اس کا کوئی عاقل بالغ غیر فاسق محرم یا شوہر ہو جس کے ساتھ وہ حج کے لئے نکل سکے اور اس محرم کا بھی وہ نفقہ خرچہ دینے پر قادر ہو۔ (درمختار ص ۱۴۵) عورت کو حج کیلئے نکلنے کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ عدت طلاق یا وفات میں نہ ہو۔ (درمختار ص ۱۴۶)

مسئلہ:۔ عورت کا کوئی محرم نہیں اور نہ ہی وہ شوہر والی ہے تو مال و دولت ہونے کے باوجود اس پر حج نہیں۔ تنہا یا کسی غیر محرم کے ساتھ جائے گی تو گنہگار ہوگی حج اگرچہ ادا ہو جائے گا

محرم:۔ وہ مرد ہے جس کے ساتھ عورت کا نکاح ہمیشہ ہمیش کے لئے حرام ہو مثلاً باپ، بیٹا، داماد، خسر، بھائی، وغیرہ۔

مسئلہ:۔ داماد یا خسر کے ساتھ عورت حج کو جا سکتی ہے بشرطیکہ داماد یا خسر فاسق بے باک غیر مامون نہ ہوں (بہار شریعت ج ۶ ص ۸۴)

مسئلہ:۔ نابالغ محرم یا فاسق بے باک محرم کے ساتھ حج کیلئے نکلنا جائز نہیں۔ اگر نکلی تو گنہگار ہوگی (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ عورت صاحب استطاعت ہے تو شوہر کی اجازت کے بغیر ہی اسے کسی محرم کے ساتھ حج کیلئے نکلنا فرض ہے (بہار شریعت)

حج کے فرائض:۔ حج میں مندرجہ ذیل چیزیں ادا کرنا ضروری ہے کہ ان میں سے اگر ایک بھی رہ گیا ادا نہیں کیا تو حج ہی نہ ہوگا۔

(۱) نیت (۲) احرام (۳) نویں ذوالحجہ کے سورج ڈھلنے سے دسویں ذوالحجہ کی صبح صادق سے پہلے پہلے کسی بھی وقت وقوف عرفہ یعنی میدان عرفات میں ٹھہرنا خواہ ایک لمحہ ہی سہی (۴) مسجد حرام کے اندر اندر طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے (۵) ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر میدان عرفات میں ٹھہرنا پھر طواف کرنا (۶) ہر فرض کو اس کے وقت

پرادا کرنا۔(۷) وقوف عرفہ زمین عرفات ہی میں ہونا طواف مسجد حرام ہی میں ہونا۔

پہلا فرض ﴿نیت﴾

دل کے ارادے کا نام ہے دل میں سوچ لے کہ میں نے اے اللہ تیرے لئے حج کی نیت کی بس یہی کافی ہے اور ضروری بھی ہے ہاں اگر زباں سے بھی کر لے تو افضل ہے زبان سے نیت کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِی وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ مُخْلِصاً لِلّٰہِ تَعَالٰی.

دوسرا فرض ﴿احرام کا بیان﴾

نیت حج کے بعد سب سے ضروری چیز احرام ہے کہ احرام کے بغیر میقات سے گزرنا ہی جائز نہیں ہندوستانیوں کے لئے میقات کوہ یلملم ہے۔ تو کوہ یلملم سے پہلے پہلے احرام باندھ لینا فرض ہے لیکن آج کل چونکہ سفر ہوائی جہاز کا ہوتا ہے پتہ نہیں چلے گا کہ کوہ یلملم کب آرہا ہے یا پتہ چل بھی جائے تو ہوائی جہاز میں پرواز کے وقت احرام باندھنا مشکل ہوگا خصوصیت سے مردوں کے لئے کہ مردوں کو نیت احرام کے وقت ایک مخصوص یعنی بے سلا کپڑا پہننا ہوتا ہے اس لئے ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے قبل سب لوگ نیت احرام کر لیتے ہیں اور احرام باندھ لیتے ہیں۔

احرام کیا ہے:۔ احرام یہ ہے کہ بندہ مومن اللہ تعالیٰ کے واسطے کچھ مخصوص چیزیں مخصوص وقت تک مخصوص ہیئت کے ساتھ اپنے لئے حرام کرنے کی نیت کر لے اور اس کا التزام کرے۔

احرام باندھنے کا طریقہ:۔ پہلے بدن کے جو بال کاٹنے ہوں یا صاف کرنے ہوں صاف کر لے، خوب اچھی طرح غسل کر کے خوشبو لگا لے پھر لبیک یا کوئی بھی ذکر الہی مثلا سبحان اللہ یا الحمد للہ زبان سے کہے اور اس کے ساتھ ہی دل میں احرام کی نیت کر لے

اور زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کرے، زبان سے نیت کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِی وَتَقَبَّلْهَا مِنِّی نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا مُخْلِصاً لِلّٰهِ تَعَالٰی .

کے لوگ عموماً ایسا ہی کرتے ہیں کہ مکہ معظمہ پہنچتے ہی عمرہ کرتے ہیں پھر احرام کھول دیتے ہیں اس کے بعد حج کا احرام باندھتے ہیں اس احرام کے لئے نیت کے الفاظ وہی ہیں بس العمرہ کی جگہ الحج کہنا ہوگا اور ھا کی جگہ ہٗ کہنا ہوگا یعنی اس طرح کہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِی وَتَقَبَّلْهُ مِنِّی نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ مُخْلِصاً لِلّٰهِ تَعَالٰی .

اس طریقے سے حج کرنے کو تمتع کہا جاتا ہے اور حاجی کو متمتع کہتے ہیں۔

عمرہ کیا ہے؟ احرام کے ساتھ مکہ معظمہ میں داخل ہو طواف اور سعی کرے احرام کھول دے یہی عمرہ ہے۔

احرام کھولنے کا طریقہ:۔ عورتیں احرام سے نکلنے کے لئے کم از کم چوتھائی سر کا سرف ایک پور بال کتر لیں یا کتروالیں اور مرد پورے سر کا بال کتریں یا کتروائیں یا پورے سر کا بال مونڈائیں عورتوں کا غیر محرم سے بال کتروانا حرام ہے اسی طرح غیر محرم کے سامنے کتروانا بھی حرام ہے۔

حالت احرام میں مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہیں

(۱) صحبت یعنی مرد وعورت کا ہمبستر ہونا (۲) بوسہ، عورت مرد کو یا مرد عورت کو بوسہ دے (۳) مساس مرد وعورت کا ایک دوسرے کو شہوت کے ساتھ چھونا یا پکڑنا یا گلے لگانا۔

(۴) دنیاوی لڑائی جھگڑا (۵) شکار کرنا یا اس کی طرف اشارہ کرنا، شکار کے لئے ہتھیار دینا یا شکار ذبح کرنے کے لئے چاقو چھری دینا، شکار کے پر اکھیڑنا یا اس کے کسی عضو کو کاٹنا توڑنا اس کا گوشت یا انڈا پکانا بھوننا شکار کا بیچنا خریدنا کھانا سب حرام ہے (۶) اپنا یا کسی

دوسرے کا ناخن تراشنا، یا دوسرے سے اپنا ناخن ترشوانا (۷) سر سے پاؤں تک کہیں کا بھی کوئی بال کسی طرح جدا کرنا، منہ ڈھانکنا خواہ کپڑے سے یا کسی اور چیز سے، خوشبو بدن یا بال یا کپڑے میں لگانا، خوشبودار چیز کھانا مثلاً لونگ، الائچی، دارچینی وغیرہ (۸) سر کو کسی خوشبودار چیز سے دھونا مثلاً شیمپو خوشبودار صابن وغیرہ استعمال کرنا، سر یا بدن کے جوئیں مارنا یا جوئیں نکال کر پھینکنا کسی کا سر مونڈنا۔ البتہ احرام سے باہر ہونے کے لئے ایک دوسرے کا بال مونڈنا جائز ہے۔

یہ سب چیزیں مرد و عورت سب کے لئے حرام ہیں اب صرف وہ چیزیں ذیل میں تحریر کی جاتی ہیں جو صرف عورتوں کے لئے جائز ہیں، مردوں کے لئے حرام ہیں۔

حالت احرام میں خاص عورتوں کے لئے جائز چیزیں

(۱) سر چھپانا حالت احرام میں عورت کے لئے جائز، بلکہ نماز میں اور غیر محرم کے سامنے فرض ہے۔

(۲) سر پر بستر، گٹھری اٹھانا بھی عورت کے لئے جائز ہے۔

(۳) بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکانا۔

(۴) سلا ہوا تعویذ گلے میں لٹکانا یا بازو میں بادھنا۔

(۵) سر پر پٹی باندھنا۔

(۶) لبیک دھیمی آواز سے کہنا کہ غیر محرم نہ سن سکے۔

(۷) نامحرم کے سامنے منہ پر پنکھا سے پردہ کرنا یعنی ایسی چیز سے پردہ کرنا جو منہ سے دور رہے۔

حالت احرام میں مرد و عورت سب کے لئے جائز چیزیں

بغیر میل چھڑائے غسل کرنا، مسواک کرنا، بے خوشبو کا منجن کرنا، چھتری لگانا، انگوٹھی پہننا، چشمہ لگانا، بال یا بدن کا کوئی حصہ بے خوشبو صابن سے دھونا، سر کھجانا کہ بال نہ

ٹوٹے، حلال جانور کا ذبح کرنا، اس کا گوشت کاٹنا کھانا اس کا انڈا توڑنا بھوننا، جبکہ وہ شکار کا نہ ہو، ناریل بادام کا تیل لگانا بشرطیکہ اس میں کوئی خوشبو یسنٹ وغیرہ نہ پڑا ہو، گھی چربی کھانا ایسی خوشبو چھونا جس میں فی الحال خوشبو نہ ہو، جیسے کافور، لوبان، صندل وغیرہ۔

حالت احرام میں سب کے لئے مکروہ چیزیں

غسل کرتے وقت یا کسی بھی وقت بدن کے کسی بھی حصے کا میل چھڑانا بال یا بدن کا کوئی بھی حصہ صابن سے دھونا یا کنگھی کرنا یا کھجانا کہ جس سے بال گرنے یا ٹوٹنے کا اندیشہ ہو قصداً کسی چیز کی خوشبو سونگھنا خواہ پھل یا سبزی مثلاً لیمو، نارنجی، آم، سیب ہی کیوں نہ ہو، سنگار کرنا۔

حالت احرام کے کچھ مسائل

مسئلہ:۔ احرام میقات سے پہلے باندھ لینا جائز ہے (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ عمرہ یا حج کا احرام باندھنے سے پہلے ماہواری آگئی تو حکم یہ ہے کہ وہ عورت غسل کرے اور احرام کی نیت کرے، طواف اور سعی کے علاوہ سارے ارکان حج اسی حال میں ادا کرے (شامی) اور اگر احرام باندھنے کے بعد ماہواری آگئی ہو تو بدستور احرام ہی میں ہے یہ بھی طواف وسعی کے علاوہ سارے ارکان کی ادائیگی کرے گی اور اگر طواف کے بعد حیض آگیا تو اسی حالت میں سعی کرے گی۔

مسئلہ:۔ حج کے احرام باندھنے کے بعد سے وقوف عرفہ کے ختم کے درمیان مرد سے صحبت اگر ہوگئی تو حج باطل ہو جائے گا دوسرے سال اس کی قضا لازم (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ الت احرام میں ماہواری آگئی تو اس سے احرام پر کوئی فرق نہ پڑے گا بس اس حالت میں طواف اور سعی سے پرہیز کرے اس لئے کہ طواف کے لئے مسجد حرام میں جانا ہوگا اور اس حالت میں مسجد حرام میں دخول جائز نہیں، اور سعی اس لئے منع ہے کہ سعی بغیر

طواف کے نہیں ہوتی سعی کے لئے طواف شرط ہے (بہار شریعت)

پہلا واجب حج:۔ احرام حج کے بعد حج میں سب سے پہلا واجب طواف وسعی ہے یعنی طواف کے کم از کم چار پھیرے کے بعد سعی کرنا۔

طواف کیا ہے:۔ کعبہ معظمہ کا اللہ کی عبادت کی نیت سے چکر لگانے کا نام طواف ہے

طواف کا طریقہ:۔ حجر اسود کے ٹھیک سامنے سے ذرا بائیں کھڑی ہو جائیں کہ حجر اسود آپ کے دائیں پڑے اور یوں طواف کی نیت کریں.

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی

نیت کے بعد اپنے داہنی طرف چلیں اور جب ٹھیک حجر اسود کے مقابل میں پہنچیں تو اگر حجر اسود تک پہنچ سکیں تو بڑھ کر حجر اسود کو منہ سے بوسہ لیں اور اگر وہاں مردوں کی بھیڑ ہے کہ بدن ان کے بدن سے چھو جانے کا اندیشہ ہے تو خبردار خبردار بوسہ لینے کی ہرگز ہرگز کوشش نہ کریں کہ بلا وجہ گناہگار ہوں گی، اب صرف استلام یعنی دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کی طرف بڑھا کر اپنے کانوں کے مقابل اٹھا کر ہاتھوں ہی کو چوم لیں بس اتنا ہی کافی ہوگا اور اس وقت یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ.

یہ دعا پڑھنے کے بعد اپنے داہنی جانب سے طواف شروع کر دے۔

نوٹ:۔ بعض عورتیں ملتزم سے چمٹنے یا مستجاب تک پہنچنے کیلئے مردوں کو بھی دھکا دیتی ہیں، یہ سخت حرام ہے، اس سے بچیں!

مسئلہ:۔ ورتوں کو طواف میں رمل نہیں کرنا ہے، کعبہ معظمہ سے جتنا قریب ہو کر طواف کرے اتنا ہی بہتر ہے اک چکر مکمل کر کے جب جب حجر اسود کے مقابل پہنچے تو اگر ہو سکے تو بوسہ یا استلام یعنی ہاتھوں کو حجر اسود کی طرف متوجہ کر کے ہاتھوں ہی کو چوم لے، اس طرح

سات چکر مکمل کرے اس کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑھے مقام ابراہیم پر کہ یہ نماز واجب ہے، اگر بھیڑ کی وجہ سے مقام ابراہیم پر نماز نہ پڑھ سکے تو مسجد حرام میں کسی اور جگہ پڑھ لے اور مسجد حرام کے علاوہ کہیں اور پڑھی جب بھی ہو جائے گی، مقام ابراہیم پر عموماً طواف کرنے والوں کی بھیڑ رہتی ہے بعض عورتیں اس بھیڑ میں نماز شروع کر دیتی ہیں جس سے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ خود بھی دھکے کھاتی ہیں، بھیڑ کے وقت مقام ابراہیم میں نماز نہیں شروع کرنا چاہئے خصوصاً عورتوں کو۔

نوٹ:۔ اگر طواف وقت مکروہ میں کیا تو نماز طواف بعد میں پڑھے۔

مسئلہ:۔ کسی نے طواف بائیں طرف سے شروع کیا یا کعبہ معظمہ کو منہ یا پیٹھ کر کے طواف کیا یا طواف کو حجر اسود سے شروع نہیں کیا تو اس پر طواف کا پھر سے دوبارہ کرنا واجب ہے اگر کسی نے غلط طریقے سے طواف کر کے دوبارہ صحیح طریقے نہیں کیا اور وہاں سے وطن چلا آیا تو اس دم واجب ہے۔

دم:۔ اللہ تعالیٰ کے نام ایک بکری یا بھیڑ ذبح کرنے کا نام دم ہے۔

مسئلہ:۔ سات پھیرے مکمل کرنے کے بعد قصداً جان بوجھ کر آٹھواں بھی شروع کر دیا تو چھ پھیرے اور کر کے اسے بھی سات مکمل کرے کہ یہ ایک دوسرا طواف ہوگا۔

سعی:۔ صفا و مروہ کے درمیان ہلکی رفتار سے دوڑ لگانے کا نام سعی ہے لیکن عورتوں کے لئے دوڑنا نہیں بس میانہ روی سے چلنا ہے فقط۔

مسئلہ:۔ سعی کے لئے طواف شرط ہے اور سعی صرف حج یا عمرے کے طواف کے بعد ہی ہے مطلق طواف کے بعد سعی نہیں۔

نوٹ:۔ عورتیں ستر عورت کا ہمیشہ خیال رکھیں، سعی میں بھی اس کا خصوصیت سے خیال رکھیں اور طواف و سعی رات میں کریں تو بہتر ہے اور طواف و سعی کے بعد نمازیں اپنی قیام گاہ ہی پر ادا کریں اس میں ان کے لئے زیادہ ثواب ہے۔

مندرجہ ذیل باتیں طواف میں حرام ہیں

(۱) بے وضو طواف کرنا (۲) چہرہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے علاوہ بدن کے کسی بھی عضو کا چوتھائی حصہ یا اس سے زائد کھلا رکھنا (۳) بے عذر شرعی کسی سواری یا کسی کی گود یا کندھے پر سوار ہو کر طواف کرنا (۴) کعبہ کو داہنے ہاتھ پر لے کر الٹا طواف کرنا (۵) حطیم کے اندر ہو کر گذرنا (۶) سات پھیروں سے کم کرنا۔

مسئلہ:۔ طواف اور سعی کے درمیان لمبی دیری کرنا مکروہ ہے، فضول باتیں بھی مکروہ ہیں۔

مسئلہ:۔ طواف میں کھانا مکروہ ہے لیکن سعی میں جائز و مباح ہے۔

مسئلہ:۔ طواف اور سعی میں پانی پینا مباح ہے اسی طرح سلام کرنا سلام کا جواب دینا، مسئلہ پوچھنا مسئلہ بتانا نعت وغیرہ پڑھنا بھی مباح ہے۔

آٹھویں ذوالحجہ کے کام اور مصروفیات حج

حج کا پہلا دن:۔ ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ کو حالت احرام میں ایک نفلی طواف کرے پھر نماز طواف دو رکعت ادا کرے پھر سعی کرے اور اس کے بعد دو رکعت نفل ادا کر لے کہ یہ سنت ہے، اس کے بعد حج کی نیت کرے اور لبیک پڑھے، حج کی نیت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ مُخْلِصاً لِلّٰهِ تَعَالٰی.

اس کے بعد احرام برقرار رکھے پھر آٹھ ذوالحجہ ہی کی صبح کو آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ کے لئے چل دیں، اتنا وقت لے کر چلیں کہ نماز ظہر کے وقت منیٰ پہنچ جائیں اور نماز ظہر وہیں ادا کریں۔

مسئلہ:۔ منیٰ کے لئے سورج نکلنے سے پہلے ہی اگر چل دیا جب کوئی حرج نہیں، جائز ہے لیکن سورج نکلنے کے بعد چلنا افضل ہے۔

فائدہ:۔ منیٰ کیلئے پیدل چلنے پر بہت عظیم ثواب ہے کہ پیدل چلنے والا جب تک واپس

مکہ معظمہ نہ آجائے، ہر ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں

فائدہ:۔ منیٰ کیلئے چلنے میں راستہ بھر لبیک، درود شریف کا ورد جاری رکھیں،

نوٹ:۔ منیٰ میں نماز ظہر ادا کرنے کے بعد سنت یہی ہے کہ وہیں رات میں قیام بھی کرے اور وہیں بقیہ نمازیں عصر مغرب، عشا اور نویں ذوالحجہ کی فجر ادا کرے۔

حج کا دوسرا دن: (نویں ذوالحجہ کی مصروفیات)

منیٰ میں نماز فجر ادا کرنے کے بعد لبیک اور درود شریف کے ورد برابر جاری رکھیں یہاں تک کہ سورج کی روشنی مسجد خیف کے سامنے والے پہاڑ ثبیر پر نظر آجائے یعنی طلوع آفتاب کے ۱۵ر منٹ بعد اب میدان عرفات کیلئے چل دیں راستہ بھر لبیک، درود شریف پڑھتی رہیں، جبل رحمت کے دامن میں کسی بھی جگہ قیام کرلیں، دوپہر تک وہیں قیام کریں اور لبیک درود شریف اور نیچے لکھی ہوئی دعا یاد کرلیں اور یہ بھی پڑھیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

حج کا رکن اعظم تیسرا فرض

وقوف عرفہ:۔ اسے حج کا رکن اعظم اور حج کی جان کہا جاتا ہے اس کی ادائیگی میں خبردار خبردار کسی طرح غفلت نہ ہو۔

وقوف عرفہ کیا ہے؟ وقوف عرفہ جبل رحمت کے دامن میں ایک وسیع لمبا چوڑا میدان ہے اس میدان میں جہاں کہیں جگہ ملے کم از کم لحہ بھر کیلئے اتر پڑنا نویں ذوالحجہ کے سورج ڈھلنے کے بعد سے دسویں ذوالحجہ کی صبح صادق سے پہلے پہلے کسی بھی وقت لحہ بھر کیلئے اترنا فرض ہے اسی کو وقوف عرفہ کہا جاتا ہے، البتہ غروب آفتاب سے پہلے حدود عرفات سے باہر ہونا حرام ہے اور ایسے شخص پر دم لازم ہوگا۔

مسئلہ:۔ میدان عرفات میں جب دوپہر کا وقت قریب آئے تو غسل کرنا سنت مؤکدہ ہے اور اگر کوئی مجبوری ہے تو صرف وضو ہی کر لے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ عورتوں کو ظہر، ظہر کے وقت میں سنتوں کیساتھ اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھنا ضروری ہے مردوں کی طرح دونوں کو ایک ساتھ ملا کر نہیں پڑھنا ہے اور وہ مرد جو اپنی نماز تنہا پڑھے یا اپنی الگ جماعت سے پڑھے وہ بھی ظہر اور عصر ملا کر نہ پڑھے بلکہ ہر ایک نماز کو اس کے وقت میں پڑھے۔

موقف کا بیان

ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد موقف میں کھڑے ہو کر ذکر اور دعا کا حکم ہے۔ بعض لوگ غروب آفتاب سے پہلے ذکر و دعا چھوڑ کر روانہ ہو جاتے، یہ بہت بڑی محرومی ہے

موقف:۔ بطن عرنہ کے علاوہ پورا میدان عرفات موقف ہے کہیں بھی بعد نماز ظہر سورج ڈوبنے کے وقت تک کھڑے کھڑے ذکر و دعا درود شریف میں وقت گزاریں تو یہ افضل ہے، اور اگر بیٹھ کر گزاریں جب بھی حرج نہیں وقوف ادا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت)

بطن عرنہ:۔ مسجد نمرہ کے پچھم طرف ایک نالہ ہے وہی نالہ بطن عرنہ ہے۔

مسئلہ:۔ عورتیں مردوں کی بھیڑ اور مجمع سے بچیں، اپنے خیمے ہی میں ذکر و دعا میں مشغول رہیں۔

وقوف کا وقت:۔ نویں ذی الحجہ کے سورج ڈھلنے کے بعد سے دسویں ذوالحجہ کے طلوع فجر تک۔

وقوف عرفہ کی سنتیں:۔ (۱) غسل (۲) بے روزہ ہونا (۳) باوضو ہونا (۴) نماز کے بعد فوراً وقوف کرنا۔

وقوف عرفہ کے مکروہات:۔ (۱) سورج ڈوبنے سے پہلے وقوف چھوڑ کر روانگی (۲) نماز ظہر ادا کرنے کے بعد وقوف کے لئے موقف جانے میں دیر کرنا (۳) دنیاوی باتیں کرنا۔ سورج ڈوبنے کا یقین ہو جانے کے بعد روانگی میں دیر کرنا (۴) مغرب یا عشا

عرفات ہی کے میدان میں پڑھنا۔

مسئلہ:۔ نویں ذوالحجہ کو سورج ڈوبنے سے پہلے میدان عرفات کے حدود سے باہر نکل جانا حرام ہے۔(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ موقف میں چھتری یا سایہ کرنا جائز ہے لیکن بچنا افضل ہے۔

مسئلہ:۔ بھیڑ کے خوف سے یا گھبراہٹ اور پریشان ہو کر سورج ڈوبنے سے پہلے ہی میدان عرفات سے باہر جانے سے دم واجب ہوگا۔ اور اگر غلطی سے باہر نکل پڑے پھر سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے واپس ہولے تو دم معاف ہو جائے گا۔

مزدلفہ کیلئے روانگی:۔

نویں ذوالحجہ کو میدان عرفات میں جب سورج ڈوب جانے سے کا پورا پورا یقین ہو جائے تو اب مزدلفہ کیلئے چل دو اور راستے بھر ذکر دعا لبیک پڑھتی رہو جب مزدلفہ قریب آجائے تو غسل کر کے داخل ہوں تو افضل ہے۔ مزدلفہ پہنچ کر جبل قزح کے پاس اترو۔

مسئلہ:۔ زدلفہ پہنچ کر مغرب کی نماز بھی عشا کے وقت میں پڑھنا ہے۔ یہ حکم مرد عورت سب کے لئے ہے جماعت سے پڑھے یا تنہا پڑھے، سب کو مغرب کی نماز عشا کے وقت میں پڑھنا ہے۔ پہلے مغرب کی نماز پھر عشا کی نماز فرض ادا کرنا ہے دونوں فرضوں کو ادا کرنے کے بعد دونوں کی سنتیں اور وتر ادا کریں اور نیت دونوں میں ادا کی کرنا ہے قضا کی نہیں۔

مسئلہ:۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب کو مغرب کے وقت میں پڑھنا گناہ ہے، اور اگر پڑھ لیا ہو تو عشا کے وقت مزدلفہ میں پھر پڑھنا ضروری ہے۔

مزدلفہ میں وقوف کا وقت: صبح صادق یعنی فجر کا وقت جب سے شروع ہوتا ہے اس وقت سے لے کر اجالا ہونے تک۔ اس درمیان مزدلفہ میں وقوف واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص صبح صادق سے پہلے مزدلفہ چھوڑ دیا تو اس کا وقوف مزدلفہ نہ ہوا اس پر دم واجب ہے۔ لیکن اگر کوئی معذور شرعی ہے اپنے عذر کیوجہ سے پہلے چلا گیا تو اس سے معاف ہے۔ (عالمگیری)

مزدلفہ میں وقوف کی جگہ:۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب وعشا ادا کرنے کے بعد رات ذکر وعبادت اور لبیک اور درود شریف وغیرہ میں گزاریں اور نماز فجر بہت اندھیرے یعنی فجر کا وقت شروع ہوتے ہی ادا کرلیں۔ پھر مشعر حرام خاص پہاڑی پر وقوف کریں یا اس پہاڑی کے دامن میں وقوف کریں۔ دامن میں بھی جگہ نہ ملے تو وادیٔ محسر کے علاوہ جہاں جگہ ملے وقوف کرلیں۔ اور اس وقت لبیک لبیک پڑھتی رہیں اور سورج نکلنے میں دو رکعت نماز پڑھنے بھر وقت باقی رہے۔ تو مزدلفہ سے چل دیں۔ اور پھر منیٰ کیلئے نکل پڑیں اور راستے میں ذکر دعا درود شریف پڑھتی رہیں۔

مسئلہ:۔ وادی محسر سے گزرنا ہو تو تیز گزریں، اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ لا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ.

حج کا تیسرا دن، رمیٔ جمرات:۔ مزدلفہ سے نماز فجر اور وقوف مزدلفہ سے فارغ ہوتے ہی منیٰ کیلئے واپس ہونا ہے۔ منیٰ پہنچتے ہی سب سے پہلے جمرۃ العقبہ پر سات کنکریاں ماریں اور اس طرح کھڑی ہوں کہ منیٰ داہنے ہاتھ ہو اور کعبہ معظمہ بائیں ہاتھ پر اور آپکا منھ جمرۃ العقبہ کی طرف اور اگر اس میں دشواری ہو تو جس طرف رخ کرکے کنکریاں مارنے میں آسانی ہو ماریں اور ساتوں کنکریوں سے یکبارگی نہ ماریں بلکہ سات بار میں ماریں۔ کنکریاں اس طرح ماریں کہ جمرہ تک کنکریاں پہنچیں یا کم از کم تین ہاتھ کے فاصلہ پر کنکریاں گریں۔ کنکریاں مارتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْماً لِلشَّیْطَانِ رِضاً لِلرَّحْمَانِ اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْہُ حَجاً مَبْرُوْراً وَسَعْیاً مَشْکُوْراً وَذَنْباً مَغْفُوْراً

مسئلہ:۔ جب سات کنکریاں مارلیں تو فوراً واپس ہولیں۔

مسئلہ:۔ سات کنکریوں سے کم تین ہی مارا یا بالکل نہیں مارا تو دم واجب ہے۔ (شامی)

مسئلہ:۔ ساتوں کنکریاں یکبارگی ماردی تو یہ ایک ہی مانی جائے گی۔

مسئلہ:۔ ساتوں کنکریاں پے در پے لگا تار مارنا سنت ہے رک رک دیر کر کے مارا تو خلاف سنت ہے۔

مسئلہ:۔ سات کنکریوں سے چار کنکریاں ماری تو تین کنکریاں جو باقی رہ گئیں تینوں کے بدلے صدقہ کرنا ہوگا۔

مسئلہ:۔ جوتا چپل سے مارنے پر رمی جمرات ادا نہ ہوگی، دم دینا ہوگا، بلکہ جہالت ہے۔

جمرۃ العقبہ کی رمی کا وقت: دسویں ذوالحجہ کی فجر تک لیکن طلوع آفتاب سے زوال تک سنت ہے اور زوال سے سورج ڈوبنے تک مباح اور سورج ڈوبنے کے بعد فجر تک مکروہ ہے۔ یوں ہی دسویں ذوالحجہ صبح صادق سے طلوع آفتاب درمیان بھی مکروہ ہے مگر صبح سے زوال تک اتنی زیادہ بھیڑ رہتی ہے کہ کمزور اور مریضوں اور عورتوں کیلئے بہت دشواریوں کا سامنا رہتا ہے اور دبنے کچلنے کیوجہ سے ہر سال کچھ لوگ زخمی اور کچھ جاں بحق ہو جاتے ہیں اس لئے عورتوں کے حق میں یہی ہے کہ زوال کے بعد کنکری مارنے جائیں تاکہ کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہوں یونہی دوسرے اور تیسرے دن رات میں کنکریاں ماریں، بعض عورتیں خود نہیں مارتی ہیں بلکہ کنکری مارنے کیلئے دوسرے کو وکیل بنا دیتی ہیں اگر وہ شرعی معذور نہ ہوں تو ان پر دم لازم آئے گا۔

قربانی:۔ جمرۃ العقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنا ہے یہ حج تمتع اور حج قران کرنے والوں پر واجب ہے، اور حج افراد کرنے والوں پر مستحب ہے۔

قربانی کرنے کے بعد اپنے حج اور جملہ مسلمان حاجیوں کے حج اور قربانی مقبول ہونے کی دعا مانگیں اور جو دعائے خیر کرنا ہو کریں، اور عام مسلمانوں کیلئے بھی دعائیں کریں۔ قربانی کرنے کے بعد عورتیں کم از کم چوتھائی سر کے بال ایک پور کے برابر کتر لیں یا کسی محرم یا شوہر یا کسی دوسری عورت سے کتروالیں۔

مسئلہ:۔ قربانی کے بعد بال کتروانا واجب ہے، اگر قربانی سے پہلے بال کتروائیں یا

ناخن ترشوائیں تو دم دینا واجب ہے اور بال کاٹنے سے پہلے ناخن ترشوانا جائز نہیں ، اگر کسی نے تراش لیا تو دم دے۔

بال کتروانے کا وقت :۔ دسویں کو قربانی کے بعد فوراً کتروائیں یا ۱۱ر۱۲ ذوالحجہ کو کتروالیں کوئی حرج نہیں ، دسویں کو قربانی کے بعد کتروالیں تو یہ افضل ہے ، اور اگر بارہویں کے بعد کتروائیں تو دم لازم ہوگا، بال کتروانے کے لئے حرم شرط ہے۔

احرام سے باہر ہونے کا وقت: اب دسویں ذوالحجہ کو رمی جمرۃ العقبہ اور قربانی سے فارغ ہونے کے بعد احرام سے باہر ہونے کا وقت آگیا، اب ایک محرم دوسرے محرم کا بال مونڈ سکتا ہے اور بال کتر سکتا ہے۔

مسئلہ :۔ جب تک چوتھائی سر کے ایک پور بال یا اس سے زائد بال کتروا نہ لے تب تک احرام سے باہر ہونا نہیں پایا جائے گا۔

مسئلہ :۔ بارہویں ذوالحجہ تک حلق وقصر کرالینا واجب ہے اور بارہویں تک یہ کام نہیں کیا تو دم واجب ہے۔

مسئلہ :۔ بال کترواکے جب احرام سے باہر ہو جائیں تو اب ناخن کاٹ سکتی ہیں اور وہ سب جائز کام کرسکتی ہیں جو حالت احرام میں حرام تھا سوائے صحبت یعنی ہمبستری اور شہوت کے ساتھ بوسہ اور مرد کا کوئی عضو چھونا کہ یہ سب اب بھی جائز نہیں۔

چوتھا فرض ﴿طواف زیارت﴾

اسی کو طواف افاضہ بھی کہتے ہیں ، افضل یہ ہے کہ دسویں ذولجہ ہی کو طواف زیارت کے لئے بھی مکہ معظمہ کے لئے چل دیں، اور پیدل باوضو ستر عورت کا پورا پورا لحاظ کر کے طواف کرلیں ، یہ طواف حج کا رکن ہے ، کہ اس بغیر حج ہوگا ہی نہیں ، اس کے چار پھیرے فرض ہیں اور پورے سات پھیرے کرنا واجب ہے۔

مسئلہ :۔ ہر طواف کی طرح اس میں نیت ضروری ہے کہ بے نیت طواف ہی نہ ہوگا۔

طواف زیارت کا وقت: دسویں ذوالحجہ کی صبح صادق کے بعد، عورتیں گیارہ ذوالحجہ کو جائیں تو بہتر ہے کہ بھیڑ سے محفوظ رہیں گی۔

مسئلہ:۔ بارہویں ذوالحجہ تک طواف زیارت کر لینا ضروری ہے اس کے بعد تاخیر کرنا گناہ ہے، تاخیر کی وجہ سے جرمانے میں ایک قربانی واجب ہوگی۔

مسئلہ:۔ عورت کو اس طواف کے وقت ماہواری آگئی تو وہ تاخیر کرے جب حیض سے پاک ہو جائے طواف کرے اس تاخیر سے اس پر کوئی جرمانہ یا گناہ نہیں، اور اگر حیض سے پاک ہونے سے پہلے واپسی کا وقت آجائے تو حج کمیٹی میں درخواست دے کر اتنی مہلت لے لے جتنے دن میں پاک ہو کر طواف کر سکتی ہو اور اگر کسی طرح مہلت نہ ملے تو حیض کی حالت ہی میں طواف زیارت کر لے اور ایک بدنہ دے۔

مسئلہ:۔ عورت کو اتنا وقت ملا تھا کہ وہ طواف کر سکتی تھی لیکن اتنی تاخیر کر دیا کہ بارہویں ذوالحجہ سے پہلے ہی ماہواری آگئی تو وہ گنہگار ہوگی، اور حیض سے پاک ہونے کے بعد طواف کرنا ہوگا، کہ یہ طواف حج کا ایک رکن ہے۔ (بہاشریعت)

مسئلہ:۔ احرام حج کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے اگر مرد کیساتھ صحبت کر لیا تو حج باطل ہو جائے گا۔ (بہاشریعت)

نوٹ:۔ طواف زیارت کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑھیں اس کے بعد صحبت وغیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حج کا چوتھا دن ۱۱/ذوالحجہ:۔ دسویں گیارہوں ذوالحجہ کو طواف زیارت سے فارغ ہونے کے بعد پھر منی کے لئے نکل دیں اور رات منی میں گزاریں اور گیارہویں ذوالحجہ کو بعد زوال اور سات کنکریاں جدا جدا طور پر جمرہ اولیٰ کو ماریں پھر کم از کم بیس آیت پڑھنے کی مقدار میں ذکر دعا درود شریف کا ورد کریں اور چاہیں سورہ بقرہ پڑھنے کی مقدار ذکر ودعا میں گزاریں، اس کے بعد (جمرہ وسطیٰ) بیچ والے جمرہ کو بھی سات کنکریاں ماریں اور

یہاں بھی کم از کم بیس آیت پڑھنے کی مقدار ذکر و دعا میں گزاریں، اس کے بعد جمرہ عقبیٰ کو بھی سات کنکریاں ماریں اور فوراً وہاں سے ہٹ جائیں اور واپس ہوتے وقت دعا کریں۔

حج کا پانچواں دن ۱۲/ذوالحجہ:

۔ ۱۱/ذوالحجہ کو رمی جمرات کرنے کے بعد منیٰ ہی میں ذکر و دعا کرتے ہوئے گزاریں اور پھر ۱۲/ذوالحجہ کو زوال کے بعد تینوں جمروں کو پہلے کی طرح سات سات کنکریاں ماریں۔

۱۲/ذوالحجہ کو رمی کرنے کے بعد چاہیں تو مکہ معظمہ آجائیں لیکن سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے مکہ معظمہ چلی آئیں تو ٹھیک اور اگر پورا دن منیٰ میں گزار دیا اور سورج ڈوبنے کے بعد وہاں سے چلیں تو اب مکہ معظمہ آنا ٹھیک نہیں بلکہ اب وہیں منیٰ ہی میں رات گزاریں اور ۱۳/ذوالحجہ کو بھی رمی کریں یعنی تینوں جمروں کو کنکریاں ماریں اسکے بعد مکہ معظمہ کے لئے واپس ہوں۔

مسئلہ:۔ کسی نے ۱۲/ذوالحجہ کو رمی کرکے سورج ڈوبنے تک منیٰ ہی میں گزار دیا اور رات بھی وہیں گزار دی پھر صبح کے بعد بغیر رمی کے مکہ معظمہ کو چل دیا تو اس پر دم واجب ہوگا، اس لئے کہ جس نے ۱۳/ذوالحجہ کی صبح منیٰ میں گزاری اس پر ۱۳/ذوالحجہ کو بھی رمی واجب ہے۔ (بہار شریعت)

جمرات کو کنکریاں مارنے کے اوقات:۔

دسویں ذوالحجہ کو رمی کا وقت فجر سے گیارہویں کی فجر تک، گیارہویں بارہویں ذوالحجہ کو سورج ڈھلنے سے تیرہویں کی صبح تک تیرہویں کو رمی کا وقت صبح سے سورج ڈوبنے تک۔

مسئلہ:۔ گیارہویں اور بارہویں ذوالحجہ کو رات میں بھی کنکریاں مار سکتے ہیں لیکن مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ تیرہویں ذوالحجہ صبح سے غروب آفتاب تک کبھی بھی کنکریاں مار سکتے ہیں لیکن صبح سے سورج ڈھلنے کے درمیان مکروہ ہے اور سورج ڈھلنے سے سورج ڈوبنے تک سنت ہے۔

مسئلہ:۔ تیرھویں کی صبح سے لیکر شام تک منیٰ میں گزار دیا کہ سورج ڈوب گیا اور رمی نہیں کرسکا، تو اب رمی نہیں کرسکتا، اس پر دم واجب ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ اگر بالکل رمی نہ کرسکا یعنی کسی دن بھی رمی نہیں کیا تو اس پر دم واجب ہے اور صرف ایک دم ہی کافی ہے۔

مسئلہ:۔ گیارھویں اور بارھویں کو زوال سے پہلے کنکری مارنا جائز نہیں، جمرہ کے پاس گری ہوئی کنکری لیکر مارنا مکروہ ہے کہ یہ مردود کنکریاں ہیں یو ہیں بڑے پتھر کو توڑ کر کنکری بنانا بھی مکروہ ہے، افضل یہ ہے کہ کھجور کی گٹھلی برابر کنکریاں ہوں اور انھیں تین بار دھولیں، اور مزلفہ ہی سے چن لیں تو آسان ہے۔

طواف رخصت:۔ باہر سے جانے والے حاجیوں پر حج کے تمام فرائض اور ارکان ادا کرنے کے بعد ایک طواف واجب ہے اسے طواف رخصت اور طواف وداع کہتے ہیں۔

مسئلہ:۔ طواف رخصت کے وقت عورت کو حیض (ماہواری) آگیا تو یہ طواف اس سے معاف ہے، ایسی عورتیں مسجد حرام شریف سے باہر دروازہ پر کھڑی ہوکر صرف دعا کرلیں اور کعبہ شریف کوالوداع کہیں۔ (ہدایہ ص ۲۴۵)

مسئلہ:۔ حیض والی عورت کا ارادہ تھا کہ اب رخصت ہونا ہے حیض کے وجہ سے طواف رخصت اس کے لئے معاف تھا، لیکن کسی وجہ سے پھر رک گئی اور حیض سے پاک ہوگئی تو اب پھر طواف رخصت اس پر واجب ہوگیا، یہاں تک کہ جدہ پہنچتے پہنچتے پاک ہوگئی تو واپس ہوکر طواف کرنا واجب ہے۔

ایام حج اور حالت احرام میں غلطیاں ہوجائیں تو کیا کرے؟

غلطیاں کل تین طرح کی ہوتی ہیں سب کے احکام الگ الگ ہیں۔

پہلی غلطی:۔ جان بوجھ کر قصداً ہوئی اور بلا عذر شرعی ہوئی، تو اس کا حکم یہ ہے کہ غلطی جس سے ہوئی اس پر گناہ بھی ہوگا اور کفارہ بھی، گناہ سے توبہ کرنا ہوگا اور کفارہ ادا کرنا ہوگا

دوسری غلطی :۔ جان بوجھ کر قصداً ہوئی لیکن عذر شرعی تھا، اس میں گناہ نہیں لیکن کفارہ اس میں بھی ادا کرنا ہوگا۔

تیسری غلطی :۔ جان بوجھ کر نہیں بلکہ بھول کر ہوئی، اس میں بھی گناہ نہیں لیکن کفارہ اس میں بھی ہے۔

کفارے بھی کئی طرح کے ہیں غلطیوں کے چھوٹی اور بڑی جان بوجھ کر اور بھول کر ہونے کے اعتبار سے، کبھی دم واجب ہوگا کبھی بدنہ واجب ہوگا کبھی صدقہ کبھی روزہ۔

دم :۔ ایک بکری یا بھیڑ یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ قربانی کرنے کا نام دم ہے۔

بدنہ :۔ اونٹ یا گائے، بھینس ذبح کرنا۔

صدقہ :۔ پونے دو سیر سے کچھ زیادہ گیہوں یا اس کا دوگنا جو یا کھجور یا ان کی قیمت کے پیسے کسی مسکین کو دینا۔

مسئلہ :۔ احرام میں جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے اگر ان میں سے کچھ کر لیا تو اگر جان بوجھ کر بلا عذر شرعی کیا ہے تو دم واجب ہے، اور یہ دم حرم شریف میں ادا کرنا ہوگا۔

مسئلہ :۔ احرام میں جن چیزوں سے منع کیا گیا! اگر ان میں کچھ کر لیا لیکن عذر شرعی کی بنیاد پر کیا تو اسمیں اختیار ہے چاہے تو دم دے یا چھ مسکینوں ایک ایک صدقہ دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے یا تین روزے رکھ لے۔

نوٹ :۔ اس صورت میں صدقہ دینے کے لئے یا مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لئے یا روزے رکھنے کے لئے حرم شریف کی شرط نہیں، کہیں بھی ادا کر لے کافی ہے۔ (شامی، عالمگیری) ہاں اگر اس صورت میں دم دینا چاہتا ہے تو حرم شریف ہی میں ذبح کرنا ہوگا، اگر غیر حرم میں ذبح کیا تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت سے کچھ زیادہ کا گوشت چھ مسکینوں پر صدقہ کرنا ہوگا۔ (شامی ج ۳/ ۵۹۱)

مسئلہ :۔ غلطی یا جرم بھول کر ہوا اس صورت میں بھی دم واجب ہے اور یہ دم بھی حرم شریف ہی میں دینا ہوگا۔ (شامی ج ۳ ص ۵۹۱)

مسئلہ :۔ خوشبو اگر بہت زیادہ لگائی کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلنے لگے تو دم واجب ہے اور

معمولی خوشبو لگائی کہ لوگوں کو اس کا پتہ نہیں چل رہا ہے تو صدقہ واجب ہے۔
مسئلہ:۔ خوشبو سونگھی یا خوشبو دار پھل جیسے لیموں، نارنگی، گلاب، چمیلی وغیرہ کے پھول سونگھا تو اس میں کوئی کفارہ نہیں، اگر چہ حالت احرام میں کسی طرح کی خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔ (شامی)
مسئلہ:۔ احرام باندھنے سے پہلے جو خوشبو لگائی تھی وہ باقی ہے اس سے کوئی حرج نہیں (شامی)
مسئلہ:۔ اگر خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران، لونگ، الائچی وغیرہ کھائی کہ منہ کے اکثر حصے میں لگ گئی تو دم واجب ہے اور منہ کے اکثر حصے میں نہیں لگی تو صدقہ بہر حال واجب ہے۔ (شامی)
مسئلہ:۔ خوشبو دار چیز پینے سے دم واجب ہے جیسے ایسا شربت جس میں سینٹ وغیرہ ملا ہو اسی طرح خوشبو دار تمبا کو کھانے سے بھی دم واجب ہے۔
مسئلہ:۔ انگلیوں کے پور ہتھیلی اور تلوے میں مہندی لگائی تو دم واجب ہے، لیکن اگر احرام باندھنے کے پہلے سے لگی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔
مسئلہ:۔ وضو کرنے یا کھجانے یا کنگھا کرنے میں بال گرے تو صدقہ واجب، اور اگر اپنے آپ بال جھڑتے ہیں تو اس میں کچھ نہیں۔
مسئلہ:۔ کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ اب اس میں بڑھنے کی صلاحیت نہیں تو بقیہ بھی کاٹ لیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت)
مسئلہ:۔ عورت نے مرد یا مرد نے عورت کو بوسہ لیا یا مباشرت فاحشہ کیا تو دونوں پر دم ہے اور اگر مرد نے عورت کو بوسہ لیا اور عورت کو کوئی لذت نہ آئے تو صرف مرد پر دم واجب ہوگا عورت پر کچھ نہیں۔ (بہار شریعت بحوالہ جوہرہ نیرہ)
مسئلہ:۔ وقوف عرفہ کے بعد حلق وطواف سے پہلے جماع کرلیا تو بدنہ واجب ہے، اور حلق کے بعد جماع کیا تو صرف دم واجب ہے اور اگر وقوف عرفہ حلق طواف سب کے بعد جماع کیا تو کچھ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حاضری بارگاہ رسول اعظم ﷺ

حج ادا کرنے کے بعد یا پہلے مدینہ طیبہ حاضر ہونا بہت بڑی سعادت اور باعث خیر و برکت ہے، مدینہ طیبہ سے روانہ ہوتے وقت راستے بھر ذکر دعا درود شریف کا ورد جاری رکھیں، جب حرم مدینہ آجائے تو آنکھیں نیچی کیے انتہائی ادب واحترام سے چلیں ہو سکے تو ننگے پاؤں چلیں، جب گنبد خضرا پر نگاہ پڑے درود سلام خوب پڑھیں اور حد درجہ ادب اور احترام کے ساتھ جالی شریف سے دور کھڑی ہو کر خشوع وخضوع کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کی نذر پیش کریں، کسی نے اگر سلام پیش کرنے کے لئے کہا تو ان کا بھی سلام پیش کریں اور تمام مسلمانوں کے لئے خصوصیت سے اپنے اہل وعیال رشتہ داروں کے لئے شفاعت کی عرضی پیش کریں، سرکار اعظم کی بارگاہ میں سلام کی نذریں پیش کرنے کے بعد اپنے داہنے ہاتھ مشرق کی طرف تھوڑا بڑھ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں یوں عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

پھر تھوڑا آگے بڑھ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں سلام پیش کریں اور یوں کہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

☆ مدینہ طیبہ میں جب تک قیام رہے روزہ رہیں تو بہت باعث فضیلت ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے اس پر شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے۔

☆ مدینہ طیبہ میں ایک نیکی کرنے پر پچاس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے پورا وقت نیکیاں کرنے میں گزاریں۔

☆ روضۂ اطہر پر جب بھی نگاہ پڑے درود وسلام پیش کریں۔

مسئلہ:۔ روضۂ اطہر کا طواف یا سجدہ یا اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو جائے جائز نہیں، ہرگز ہرگز ایسی غلط حرکتیں کسی طرح بھی نہ کریں۔

☆ وقت رخصت روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر سلام پیش کریں اور بار بار حاضری بارگاہ کا سوال کریں۔

متفرقات

عورتوں کے لئے کچھ ضروری تنبیہات

(۱) جماعت میں شرکت کے لئے مسجد جانا جائز نہیں۔(۲) مردوں کے جلسہ وجلوس اور اجتماع خواہ دینی ہو یا دنیاوی میں جانا جائز نہیں ۔ (۳) تنہا عورتوں کا آپس میں نماز جماعت سے پڑھنا جائز نہیں۔(۴) غیر محرم مرد کے ساتھ سفر کرنا اگر چہ نیک کام کے لئے ہو جائز نہیں۔(۵) جمعہ کی نماز کیلئے مسجد جانا جائز نہیں عورتیں گھر کے اندر ہی ظہر کی نماز پڑھیں ۔(۶) نابالغ بچہ یا بیوقوف محرم مرد کے ساتھ بھی سفر کرنا جائز نہیں۔(۷) نماز جنازہ میں شریک ہونا خواہ عورت کا ہو یا مرد کا عورتوں کیلئے جائز نہیں ۔(۸) عورت کا انتقال ہو گیا تو شوہر عورت کا ننگا جسم نہیں چھو سکتا ہاں بیچ میں کپڑا حائل ہو تو اس کی نعش چھو سکتا ہے۔لیکن بلا وجہ نہ چھوئے۔(۹) حیض ونفاس والی عورت بھی مردہ نہلا سکتی ہے مردے کا غسل ہو جائے گا لیکن بہتر ہے ان عورتوں سے غسل نہ دلایا جائے کہ مکروہ ہے (بہار شریعت)(۱۰) شوہر کا انتقال ہو تو عورت اسے غسل دے سکتی ہے۔اسمیں کپڑا حائل ہونیکی بھی شرط نہیں۔(عالمگیری)(۱۱) حیض ونفاس والی عورت کا انتقال ہو گیا تو بس ایک بار ہی غسل کافی ہے ایسا نہیں کہ ایک غسل حیض ونفاس کا اور دوسرا موت کا۔(درمختار)

(۱۲) عورت کا انتقال ہوا تو اس کے بال میں کنگھا کرنا یا بال کاٹنا جائز نہیں ۔(۱۳) عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کا شوہر اسے دیکھ سکتا ہے، دیکھنے کی ممانعت نہیں (درمختار)

جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قبر میں اسے اتار بھی سکتا ہے۔ (۱۴) غیر محرم کے ساتھ حج کے لئے بھی نکلنا جائز نہیں۔ (۱۵) دیور بھی غیر محرم ہے اس سے بھی پردہ کرنا واجب ہے۔ (۱۶) اسی طرح شوہر کا بھانجا بھی غیر محرم ہے اس سے بھی پردہ واجب ہے۔

(۱۷) شادی کے موقعہ پر عورتیں ڈھول بجاتی ہیں اور بعض عورتیں ناچتی گاتی ہیں، یہ سخت حرام و گناہ ہے، ناچنا، گانا، تالی بجانا، ڈھول بجانا، گناہ ہے۔ (۱۸) عورت کو عورت کے سامنے بھی ناچنا، گانا جائز نہیں۔ (۱۹) عورتوں کو سر کے بال کٹوانا جائز نہیں گناہ ہے، شوہر کی اجازت ہو جب بھی گناہ ہے۔ (۲۰) بال یا ناخن دانتوں سے کاٹنا مکروہ اور برص، سفید داغ ہونے کا اندیشہ ہے (عالمگیری) (۲۱) انسانوں کے بال کی بنی چوٹیاں استعمال کرنا حرام ہے۔ ہاں پلاسٹک یا سیاہ دھاگے کی چوٹیاں ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (۲۲) ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ لیکن مردوں کو ناجائز ہے، چھوٹے بچوں کو بھی نہیں لگانا چاہئے، ہاں بچیوں کو لگا سکتے ہیں۔ (۲۳) گھروں میں جاندار کی تصویریں، یا گڈے گڑیاں رکھنا کہ آنکھ کان ناک نمایاں ہوں حرام و گناہ ہے۔ (۲۴) بچہ مردہ پیدا ہو جب بھی اس کا نام رکھا جائے، ہاں اس کی نماز جنازہ نہیں۔ (۲۵) محرم کے مہینے میں عورتیں بال نہیں گوندھتیں، نہ کاجل لگاتی ہیں، نہ زینت کرتی ہیں نہ چارپائی پر سوتی ہیں، یہ سب جہالت ہے کسی چیز کی ممانعت نہیں۔ (۲۶) عورت کو اجنبی مرد کا جھوٹا کھانا مکروہ ہے۔

(۲۷) عورت کو شوہر کا نام لے کر پکارنا مکروہ ہے، لیکن یہ جو مشہور ہے کہ شوہر کا نام لینے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے غلط ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ (۲۸) صفر کے مہینے کو منحوس سمجھنا جہالت ہے، اس مہینے میں شادی بیاہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح اس مہینے کی ایک تاریخ سے تیرہ تاریخ تک کوئی بھی مبارک کام نہ کرنا حماقت اور جہالت ہے، سب کر سکتے ہیں۔ (۲۹) صفر مہینے کا آخری بدھ بھی کوئی چیز نہیں اس کے بارے میں یہ گمان کرنا کہ اس دن کو حضور اقدس ﷺ نے غسل صحت فرمایا تھا، اس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ ان دنوں حضور ﷺ کا مرض شدت سے تھا۔

نصرِ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام





20 نومبر 2011ء



اتوار بعد نمازِ عصر

حکیم اہلسنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ چشتی نظامی قادری

بمقام

مقابرِ چشتیاں قبرستان حضرت میاں میر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اس بابرکت محفل میں شرکت فرما کر سعادتِ دارین حاصل کریں

7576

الداعی الی الخیر

دارالفیض گنج بخش 55